## ارشاد باری تعالیٰ

فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَکُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَکُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ○ (آل عمران:62)

ترجمہ: تو کہہ دے آؤ
ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی
اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو بھی
اور اپنے نفوس کو اور تمہارے نفوس کو بھی۔
پھر ہم مباہلہ کریں
اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔


بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

**ہفت روزہ بدر قادیان**
Weekly BADAR Qadian

جلد 68
ایڈیٹر
منصور احمد
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 14
شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27؍رجب 1440 ہجری قمری • 4؍شہادت 1398 ہجری شمسی • 4؍اپریل 2019ء


## اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29؍مارچ 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

---

**تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اسکے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں**
**یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کرلیں گی**
**علم وعقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہوجاتے ہیں، متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے**

**ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام**

### انفاق من رزق اللہ

متقی کی شان میں وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرہ:4) آیا ہے۔ یہاں متقی کیلئے مِمَّا کا لفظ استعمال کیا کیونکہ اس وقت وہ ایک اعمٰی کی حالت میں ہے اس لئے جو کچھ خدا نے اس کو دیا اس میں سے کچھ خدا کے نام کا دیا۔ حق یہ ہے کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا کہ اس کا کچھ بھی نہیں سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہی ہے۔ یہ ایک حجاب تھا جو اتقا میں لازمی ہے۔ اس حالت اتقا کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایام وفات میں دریافت فرمایا کہ گھر میں کچھ ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک دینار تھا۔ فرمایا کہ یہ سیرت یگانگت سے بعید ہے کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جاوے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتقا کے درجہ سے گزر کر صلاحیت تک پہنچ چکے تھے اس لئے مِمَّا ان کی شان میں نہ آیا، کیونکہ وہ شخص اندھا ہے جس نے کچھ اپنے پاس رکھا اور کچھ خدا کو دیا لیکن یہ لازمۂ متقی تھا کیونکہ خدا کی راہ میں دینے سے بھی اسے نفس کے ساتھ جنگ تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کچھ دیا اور کچھ رکھا۔ ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔

جیسے دھرم مہوتسو کے مضمون میں انسان کی تین حالتیں ذکر کی گئی ہیں جو انسان پر ابتداء سے انتہا تک وارد ہوتی ہیں اسی طرح یہاں بھی قرآن کریم نے جو انسان کو تمام مراحل ترقی کے طے کرانے آیا اتقا سے شروع کیا۔ یہ ایک تکلف کا راستہ ہے۔ یہ ایک خطرناک میدان ہے۔ اسکے ہاتھ میں تلوار ہے اور مقابل بھی تلوار ہے۔ اگر بچ گیا تو نجات پا گیا وَ اِلَّا اَسۡفَلَ السّٰفِلِیۡنَ میں پڑ گیا۔ چنانچہ یہاں متقی کی صفات میں یہ نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہم دیتے ہیں اسے سب کا سب خرچ کردیتا ہے متقی میں اس قدر ایمانی طاقت نہیں ہوتی جو نبی کی شان ہوتی ہے کہ وہ ہمارے ہادیٔ کامل کی طرح کل کا کل خدا کا دیا ہوا خدا کو دے دے۔ اسی لئے پہلے مختصر سا ٹیکس لگایا گیا تا کہ چاشنی چکھ کر زیادہ ایثار کیلئے تیار ہوجاوے۔

### رزق سے مُراد

وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرہ:4) رزق سے مراد صرف مال نہیں بلکہ جو کچھ ان کو عطا ہوا۔ علم، حکمت، طبابت۔ یہ سب رزق میں ہی شامل ہے۔ اس کو اسی میں سے خدا کی راہ میں بھی خرچ کرنا ہے۔

### تدریج کے ساتھ تعلیم کی تکمیل

انسان نے اس راہ میں بتدریج اور زینہ بزینہ ترقی کرنی ہے۔ اگر انجیل کی طرح یہ تعلیم ہوتی کہ گال پر طمانچہ کھا کر دوسرے طمانچہ کیلئے گال آگے رکھ دی جاوے یا سب کچھ دے دیا جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مسلمان بھی عیسائیوں کی طرح تعلیم کے ناممکن التعمیل ہونے کے باعث ثواب سے محروم رہتے۔ لیکن قرآن شریف تو حسب فطرت انسانی آہستہ آہستہ ترقی کراتا ہے۔ انجیل کی مثال تو اس لڑکے کی ہے جو مکتب میں داخل ہوتے ہی بڑی مشکل کتاب پڑھنے کیلئے مجبور کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ اس کی حکمت کا یہی تقاضا ہونا چاہیے تھا کہ تدریج کے ساتھ تعلیم کی تکمیل ہو۔

اسکے بعد متقی کیلئے فرمایا: وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ (البقرہ:5) یعنی وہ متقی ہوتے ہیں جو پہلی نازل شدہ کتب پر اور تجھ پر جو کتاب نازل ہوئی اس پر ایمان لاتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ امر بھی تکلف سے خالی نہیں۔ ابھی تک ایمان ایک محجوبیت کے رنگ میں ہے۔ متقی کی آنکھیں معرفت اور بصیرت کی نہیں۔ اس نے تقویٰ سے شیطان کا مقابلہ کر کے ابھی تک ایک بات کو مان لیا ہے۔ یہی حال اس وقت ہماری جماعت کا ہے۔ انہوں نے بھی تقویٰ سے مانا تو ہے پر ابھی تک وہ نہیں جانتے کہ یہ جماعت کہاں تک نشوونما الٰہی ہاتھوں سے پانے والی ہے۔ سو یہ ایک ایمان ہے جو بالآخر فائدہ رساں ہوگا۔

یقین کا لفظ جب عام طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد اس کا ادنیٰ درجہ ہوتا ہے یعنی علم کے تین مدارج میں سے ادنیٰ درجہ کا علم یعنی علم الیقین۔ اس درجہ پر اتقا والا ہوتا ہے مگر بعد اس کے عین الیقین اور حق الیقین کا مرتبہ بھی تقویٰ کے مراحل طے کرنے کے بعد حاصل کرلیتا ہے۔

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اسکے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کرلیں گی۔ علم وعقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہوجاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔

### سچا مذہب انسانی قویٰ کا مربی ہوتا ہے

ایسا ہی جو لوگ انتقام، غضب یا نکاح کو ہر حال میں بُرا مانتے ہیں وہ بھی صحیفۂ قدرت کے مخالف ہیں اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو نہ کہ ان کا استیصال کرے۔ رجولیت یا غضب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں ان کو چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے جیسے تارک الدنیا ہونا یا راہب بن جانا۔ یہ تمام امور حق العباد کو تلف کرنے والے ہیں اگر یہ امر ایسا ہی ہوتا تو گویا اس خدا پر اعتراض ہے جس نے یہ قویٰ ہم میں پیدا کئے۔ پس ایسی تعلیمات جو انجیل میں ہیں اور جن سے قویٰ کا استیصال لازم آتا ہے ضلالت تک پہنچاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی تعدیل کا حکم دیتا ہے ضائع کرنا پسند نہیں کرتا۔ جیسے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ...... الخ (النحل:91) عدل ایک ایسی چیز ہے جس سے سب کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ حضرت مسیحؑ کا یہ تعلیم دینا کہ اگر تو بری آنکھ سے دیکھے تو آنکھ نکال ڈال۔ اس میں بھی قویٰ کا استیصال ہے کیونکہ ایسی تعلیم نہ دی کہ تو غیر محرم عورت کو ہرگز نہ دیکھ۔ مگر برخلاف اسکے اجازت دی کہ دیکھ تو ضرور لیکن زنا کی آنکھ سے نہ دیکھ۔ دیکھنے سے تو ممانعت ہے ہی نہیں۔ دیکھے گا تو ضرور، بعد دیکھنے کے دیکھنا چاہیے کہ اسکے قویٰ پر کیا اثر ہوگا۔ کیوں نہ قرآن شریف کی طرح آنکھ کو ٹھوکر والی چیز ہی کے دیکھنے سے روکا اور آنکھ جیسی مفید اور قیمتی چیز کو ضائع کردینے کا افسوس لگایا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 19 تا 21)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

**اللہ نے ہمیں نکاح کے خطبہ میں بار بار تلقین فرمائی ہے کہ تقویٰ قائم کرو گے تو تم لوگ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو گے تم لوگ ایک دوسرے کے اعتماد کو بھی قائم رکھو گے، تم لوگ ایک دوسرے کی ذمہ داریاں بھی ادا کرنے والے ہو گے اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو**

## خطبہ نکاح فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 3/جنوری 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ امۃ الحیٔ صدیقی (فلوریڈا امریکہ) بنت مکرم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب شہید کا ہے جو عزیزم سفیر احمد نجم (واقف نو) ابن مکرم نصیر احمد نجم کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا بچی مکرم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب شہید کی بیٹی ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب شہید جو تھے یہ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے نواسے تھے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب وہ تھے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ تقریباً ساری زندگی گزاری۔ یورپ کا جو سفر تھا اس میں بھی ساتھ تھے اور بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے اپنا خدمت کا حق ادا کیا۔

اسی طرح ڈاکٹر عبد المنان صدیقی شہید کے والد ڈاکٹر عبد الرحمٰن صدیقی ایک بڑا لمبا عرصہ ضلع تھرپارکر کے امیر رہے اور بڑی خدمات انجام دیں۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ شوریٰ میں میں نے دیکھا ہے بہت ٹھوس اور صائب رائے دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر عبد المنان صدیقی کو میرپور خاص یا تھرپارکر کی جماعتوں نے امیر کے طور پر منتخب کیا اور انہوں نے بھی اپنی امارت کا حق ادا کیا۔ باوجود اس کے کہ ڈاکٹر تھے، مصروف الاوقات تھے۔ ان کا میرپور خاص میں بڑا اچھا ہسپتال تھا لیکن جماعتی خدمت کیلئے ہر وقت تیار ہوتے۔ اور تھرپارکر کی دیہاتی جماعتیں ہیں، ہر جماعت تک پہنچتے تھے۔ خاص طور پر ان حالات میں جو 1984ء کے بعد ہوئے ہیں۔ بڑی گہرائی میں جا کر ہر فرد جماعت سے انہوں نے رابطہ رکھا۔ انکی تکالیف کو جانا اور ان کا مداوا کیا۔ پھر ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے مریضوں کی بھی بے انتہا خدمت کی۔ اور ایک خوبی ان کی یہ تھی کہ جتنے چاہے مرضی تھکے ہوں ہمیشہ مریض سے بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ بعض غریب مریضوں کا نہ صرف مفت علاج کرتے تھے بلکہ اپنے پاس سے ان کو خرچ بھی دیتے تھے اور یہی چیز دشمنان احمدیت کو تکلیف دیتی تھی۔ غیر از جماعت بھی انکے بڑے گرویدہ تھے، بہت پسند کرتے تھے۔ اور انکا ہسپتال وہاں بہت مشہور تھا۔ دوسرے غیر از جماعت مختلف سپیشلسٹ ڈاکٹر بھی ان کے ہسپتال میں آیا کرتے تھے۔ اور ہر ایک نے ان کی تعریف کی کہ ان کے ہسپتال میں کام کرنے کا، ان کے ساتھ رہنے کا ایک اپنا مزہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ بچی اس خاندان کی ہے جو ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے جماعت کی خدمت کرنے والا خاندان ہے اور شہید کی بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس بچی کی یہ نئی زندگی جو وہ شروع کرنے جا رہی ہے اس کو برکتوں سے بھر دے اور ان کے آباؤ اجداد کی، باپ کی، ماں کی دعائیں ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں۔

لڑکا بھی وقف نو ہے اور ڈاکٹر بن رہا ہے۔ اور وقف نو کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف واقف نو ہونا، نام لگانا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جماعت اگر کہے کہ کسی چیز میں سپیشلائز کرنا ہے تو وہ کرنے کے بعد پھر اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش کرے اور بے نفس ہو کر خدمت دین کرے۔ اسکے بغیر صرف کہہ دینا کہ میں واقف زندگی ہوں کوئی فائدہ نہیں۔ اب یہ ڈاکٹر منان صدیقی کی مثال میں نے دی۔ ان کے والد کی مثال دی۔ یہ لوگ وقف نہیں تھے لیکن انہوں نے وقف سے بھی بڑھ کر جماعت کی بھی خدمت کی اور انسانیت کی بھی خدمت کی۔ اسی طرح ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب وہ تو ایک لحاظ سے وقف زندگی تھے۔ بلکہ ایک لحاظ سے کیا، میرا خیال ہے وقف زندگی ہی تھے۔ کیونکہ ساری زندگی انہوں نے جماعت کی خدمت میں ہی گزاری ہے۔ اور یہ لوگ بڑے بے نفس ہو کر خدمت کرنے والے تھے۔ پس اس لحاظ سے اس عزیز بچہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ڈاکٹر بننے کے بعد جماعت کیلئے اور انسانیت کیلئے اپنی زندگی کو مکمل طور پر وقف کرے۔

اور اسی طرح دونوں لڑکا اور لڑکی اور انکے خاندان یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمیشہ رشتے بابرکت اس وقت ہوتے ہیں جب ایک دوسرے کے حقوق ادا کئے جائیں۔ انکی طرف توجہ دی جائے۔ جس طرح لڑکی کے حقوق ہیں اسی طرح لڑکے کے بھی حقوق ہیں۔ جس طرح لڑکی کی ذمہ داریاں ہیں اسی طرح لڑکے کی بھی ذمہ داریاں اور فرائض ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس دونوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ گو بے شک پہلے ان خاندانوں میں دوستانہ تعلقات تھے لیکن اب رشتہ قائم ہونے کے بعد اس تعلق میں ایک ایسی تبدیلی آنی چاہئے جو ہر لحاظ سے ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے والی ہو۔ آپس میں ایک دوسرے کا بھی اور خاندانوں کا بھی لحاظ رکھنے والی ہو۔ اور اسی بات کی اللہ نے ہمیں نکاح کے خطبہ میں بار بار تلقین فرمائی ہے کہ تقویٰ قائم کرو گے تو تم لوگ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو گے۔ تم لوگ ایک دوسرے کے اعتماد کو بھی قائم رکھو گے۔ تم لوگ ایک دوسرے کی ذمہ داریاں بھی ادا کرنے والے ہو گے۔ اور پھر اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسے انعام سے نوازے گا کہ تم کل پر نظر رکھتے ہوئے نہ صرف اپنی کل سنوارو گے، اپنے اعمال کو درست کرو گے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی اس نہج پر تربیت کرو گے جو آئندہ دین کی خدمت کرنے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ دلہن کے وکیل مکرم منعم احمد نعیم صاحب ہیں۔

نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/فروری 2019)


### ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ: 283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED

Cell: +91-7207059581
+91-9100415876

**MWM**
**METAL & WOOD MASTERS**
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

### ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (البقرہ: 279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

**DAR FRUIT CO. KULGAM**
**B.O AHMED FRUITS**
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

''میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مَقدرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

**ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام**

طالبِ دعا:

**SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY**
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

# خطبہ جمعہ

**”جو اللہ تعالیٰ کیلئے عاجزی اور انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بڑھاتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے“**

## اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت خَوْلِی بِنْ اَبِی خَوْلِی، حضرت رَافِع بِنِ الْمُعَلّٰی، حضرت ذُوالشِّمَالَیْنِ عُمَیْر بن عَبْدِ عَمْرو، حضرت رافع بن یزید
حضرت ذَکْوَان بِن عَبْد قَیْس، حضرت خَوَّاتُ بْنُ جُبَیْر انصاری، حضرت رَبِیْعَہ بن اَکْثَم، حضرت رِفَاعَہ بِن عَمْرو الْجُهَنِی
حضرت زَیْد بِن وَدِیْعَہ، حضرت رِبْعِی بِن رَافِع اَنْصَارِی، حضرت زَیْد بِن مُزَیْن، حضرت عِیَاض بِن زُهَیْر، حضرت رِفَاعَہ بن عَمْرو اَنْصَارِی
حضرت زِیَاد بِن عَمْرو، حضرت سَالِم بِن عُمَیْر بِن ثابت، حضرت سُرَاقَہ بِن کَعْب، حضرت سَائِب بِن مَظْعُوْن، حضرت عَاصِم بِن قَیْس
حضرت طُفَیْل بن مَالِک بن خَنْسَاء، حضرت طُفَیْل بن نُعْمَان، حضرت ضَحَّاک بِن عَبْد عَمْرو، حضرت ضَحَّاک بن حَارِثَہ
حضرت خَلَّاد بن سُوَیْد اور حضرت اَوْس بن خَوْلِی انصاری رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم مارچ 2019ء بمطابق یکم تبلیغ 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

بدری صحابہ کے واقعات کا یا ان کی زندگی کے پہلوؤں کا سلسلہ چل رہا ہے۔ آج بھی اس سلسلہ میں چند صحابہ کا ذکر کروں گا۔ حضرت خَوْلِی بن اَبِی خَوْلِیؓ۔ حضرت خَوْلِیؓ غزوۂ بدر اور احد اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ اَبُو مَعْشَر اور محمد بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت خَوْلِیؓ غزوۂ بدر میں اپنے بیٹے کے ساتھ شریک ہوئے مگر انہوں نے بیٹے کا نام ذکر نہیں کیا۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں (یہ سارے تاریخ دان ہیں) (کہ حضرت خَوْلِیؓ اپنے بھائی مالک بن اَبِی خَوْلِیؓ کے ساتھ بدر میں شریک تھے۔ ایک قول کے مطابق غزوۂ بدر میں حضرت خَوْلِیؓ اور آپ کے دو بھائی حضرت ہِلال بن ابی خَوْلِیؓ اور حضرت عبدُ اللہ بن اَبِی خَوْلِیؓ بھی شامل تھے۔ حضرت خَوْلِیؓ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 299، خَوْلِی بن ابی خَوْلِی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت رَافِع بِن الْمُعَلّٰیؓ۔ حضرت رَافِع بِن الْمُعَلّٰیؓ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو حَبِیْب سے تھا۔ آپ کی والدہ کا نام اِدَام بنتِ عَوْف تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رَافِعؓ اور حضرت صَفْوَان بن بَیْضَاءؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔ یہ دونوں اصحاب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بعض روایات کے مطابق دونوں ہی غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت صَفْوَان بن بَیْضَاءؓ غزوۂ بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے۔ مُوسیٰ بن عُقْبَہ کی روایت ہے کہ حضرت رَافِعؓ اور آپؓ کے بھائی ہِلَال بن مُعَلّٰیؓ دونوں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت رَافِع کو عِکْرِمَہ بن ابوجہل نے غزوۂ بدر میں شہید کیا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 450، رافع بن المعلی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الاستیعاب، جلد 2، صفحہ 484 تا 485، رافع بن المعلی، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ذُوالشِّمَالَیْن عُمَیْر بن عَبْدِ عَمْروؓ۔ ان کا اصل نام عمیرؓ تھا، اور کنیت ابو محمد۔ حضرت عمیر کی کنیت ابو محمد تھی جیسا کہ بتایا۔ ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ آپؓ کو ذُوالشِّمَالَیْن کہا جاتا تھا۔ یہ نام نہیں تھا بلکہ یہ ان کو ایک لقب مل گیا تھا کیونکہ آپؓ بائیں ہاتھ سے زیادہ کام لیتے تھے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپؓ اپنے دونوں ہاتھوں سے کام کر لیتے تھے۔ ایک طرح استعمال کر لیتے تھے۔ اس لئے آپؓ کو ذُوالْیَدَیْن بھی کہتے تھے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو خُزَاعَہ سے تھا۔ آپ بنو زُہْرَہ کے حلیف تھے۔ حضرت عمیرؓ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو حضرت سَعْد بن خَیْثَمَہؓ کے ہاں قیام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی یزید بن حارثؓ کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ یہ دونوں صحابہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ آپؓ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے جیسا کہ ذکر ہو گیا ہے اور آپؓ کو اُسَامہ جُشَمِی نے شہید کیا تھا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 30 سال سے زائد تھی۔ طبقات الکبریٰ میں ابو اُسَامہ جُشَمِی نام آیا ہے کہ اس نے قتل کیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 124 تا 125، ذوالیدین ویقال ذوالشمالین، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (سیرت ابن ہشام، صفحہ 327، باب من حضر بدرا من بنی زهرة وحلفاهم، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء) (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 217، ذوالشمالین، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت رَافِع بن یَزِیْدؓ۔ ایک روایت میں آپؓ کا نام رافع بن زیدؓ بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت رافع بن یزید کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بَنُو زَعُوْرَاء بن عبدِ الْاَشْہَل سے تھا۔ حضرت رافعؓ کی والدہ عَقْرَب بنتِ مُعَاذ مشہور صحابی حضرت سعد بن مُعاذؓ کی بہن تھیں۔ حضرت رافعؓ کے دو بیٹے اُسَیْد اور عبد الرحمٰن تھے۔ ان دونوں کی والدہ کا نام عَقْرَب بنتِ سَلَامَہ تھا۔ حضرت رافع غزوۂ بدر و اُحُد میں شریک ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق آپ غزوۂ بدر کے دن سعید بن زیدؓ کے اونٹ پر سوار تھے۔ آپؓ غزوۂ اُحُد میں شہید ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 337، رافع بن یزید، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 235، رافع بن زید، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ذَکْوَان بِن عَبْدِ قَیْسؓ۔ ان کی کنیت ابوالسَّبُع تھی۔ حضرت ذَکْوَانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو زُرَیْق سے تھا۔ آپؓ کی کنیت ابوالسَّبُع ہے۔ آپؓ بیعتِ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں بھی شریک رہے۔ آپؓ کی ایک نمایاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپؓ مدینہ سے ہجرت کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے۔ اس وقت تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے۔ آپؓ کو انصاری مہاجر کہا جاتا تھا۔ آپؓ وہاں مکہ جا کے کچھ عرصہ رہے۔ یا سمجھنا چاہیے کہ ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے۔ آپؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہادت کا رتبہ پایا۔ آپؓ کو ابوحَکَم بِن اَخْنَس نے شہید کیا تھا۔ حضرت ذَکْوَان بِن عَبْدِ قَیْس کو انصاری مہاجر کہا جاتا ہے۔

(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 210، ذکوان بن عبد قیس، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

علامہ ابن سعد طبقاتِ کبریٰ میں لکھتے ہیں کہ ہجرت مدینہ کے وقت جب مسلمان مدینہ روانہ ہوئے تو قریش سخت ناراض تھے اور جو نوجوان ہجرت کر کے جا چکے تھے ان پر انہیں بہت غصہ آیا۔ انصار کے ایک گروہ نے عَقَبہ ثانیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی اور اس کے بعد واپس مدینہ چلے گئے تھے۔ جب ابتدائی مہاجرین قُبا پہنچ گئے تو یہ انصار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے اور آپؐ کے اصحاب کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اسی مناسبت سے انہیں انصار مہاجرین کہا جاتا ہے۔ ان اصحاب میں حضرت ذَکْوَان بِن عَبْدِ قَیْس حضرت عُقْبَہ بن وَہْبؓ حضرت عباس بن عُبَادَہؓ اور اور حضرت زِیَاد بن لَبِیْدؓ شامل تھے۔ اسکے بعد تمام مسلمان مدینہ چلے گئے تھے سوائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ کے یا وہ جو فتنہ میں تھے، قید میں تھے، مریض تھے یا وہ ضعیف اور کمزور تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 175، ذکر اذن رسول اللہ للمسلمین فی الھجرة الی المدینة، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

سُہَیل بن ابی صالح سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحُد کیلئے نکلے۔ آپؐ نے ایک مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس طرف کون جائے گا؟ بَنِی زُرَیْق میں سے ایک صحابی حضرت ذَکْوَان بن عَبْدِ قَیْس اَبُوالسَّبُع کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے یا رسولؐ اللہ! میں جاؤں گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ حضرت ذَکْوَان نے کہا کہ میں ذَکْوَان بن عَبْدِ قَیْس ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ فلاں فلاں جگہ پر چلے جاؤ۔ اس پر حضرت ذَکْوَان بن عَبْدِ قَیْس نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! یقیناً میں ہی ان جگہوں پر جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو کل جنت کے سبزے پر چل رہا ہو گا تو اس شخص کی طرف دیکھ لے۔ اس کے بعد حضرت ذکوان اپنے اہل خانہ کو الوداع کہنے گئے۔ آپؓ کی ازواج اور بیٹیاں آپؓ سے کہنے لگیں کہ آپؓ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں! انہوں نے اپنا دامن ان سے چھڑایا اور تھوڑا دور ہٹ کر ان کی طرف رخ کر کے مخاطب ہوئے کہ اب بروز قیامت ہی ملاقات ہو گی۔ اس کے بعد غزوۂ احد میں ہی آپؓ نے شہادت کا رتبہ پایا۔ (معرفة الصحابہ لابی نعیم، جلد 2، صفحہ 248، ذکوان بن عبد قیس بن خالد، حدیث 2621، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

غزوۂ اُحُد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ کسی کو ذَکْوَان بن عَبْدِ قَیْس کا علم ہے؟ حضرت علیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک گھڑ سوار دیکھا جو ذَکْوَان کا پیچھا کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ ان کے قریب پہنچ گیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ اگر آج تم زندہ بچ گئے تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ اس نے حضرت ذَکْوَانؓ جو کہ پیادہ پا تھے پر حملہ کر کے آپؓ کو شہید کر دیا اور انہوں نے عرض کیا کہ یہ کہتے ہوئے آپؓ پر وار کر رہا تھا کہ دیکھو میں ابنِ عِلَاج ہوں۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس پر حملہ کیا اور اسکی ٹانگ پر اپنی تلوار مار کر نصف ران سے کاٹ ڈالا۔ پھر اسے گھوڑے سے اتارا اور اسے قتل کر دیا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا تھا کہ وہ اَبُوالْحَکَم بن اَخْنَس تھا۔

(کتاب المغازی للواقدی، جلد 1، صفحہ 245، باب غزوہ احد، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2013ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت خَوَّاتُ بْنُ جُبَیْر انصاری۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ اور ابوصالح بھی تھی۔

حضرت خَوَّاتؓ کا تعلق بنوثَعلَبہ سے تھا اور حضرت خَوَّات بن جُبَیر حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے بھائی تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں درّے کی حفاظت کیلئے پچاس تیراندازوں کے ساتھ مقرر فرمایا تھا، یعنی ان کے بھائی کو (مقرر فرمایا)۔ حضرت خَوَّاتؓ درمیانے قد کے تھے۔ آپؓ نے چالیس ہجری میں 74 برس کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔ ایک روایت کے مطابق وفات کے وقت آپؓ کی عمر 94 سال تھی۔ آپؓ مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ حضرت خَوَّاتؓ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر کیلئے روانہ ہوئے لیکن راستے میں ایک پتھر کی نوک لگنے سے آپؓ زخمی ہو گئے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو واپس مدینہ بھجوا دیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت اور اجر میں شامل فرمایا۔ گویا آپؓ ان لوگوں کی طرح ہی تھے جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ آپؓ غزوۂ احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

حضرت خَوَّاتُؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام مَرَّ الظَّھرَان میں پڑاؤ کیا۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے خیمے سے نکلا تو کچھ عورتیں باتیں کر رہی تھیں۔ مجھے یہ دیکھ کر دلچسپی پیدا ہوئی۔ پس میں واپس گیا اور ایک جُبَّہ پہن کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اپنے آپ کو چھپا لیا اور عورتوں کی باتیں سننے کیلئے وہاں بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ڈر گیا اور آپؐ سے کہا کہ میرا اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اسے ڈھونڈ رہا ہوں۔ میں کھڑا ہو گیا اور فوری طور پہ عرض کیا۔ آپؐ چل پڑے۔ آگے چلے گئے۔ میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ آپؐ نے اپنی چادر مجھے پکڑائی جو اوڑھی ہوئی تھی اور جھاڑیوں میں چلے گئے اور رفع حاجت کے بعد آپؐ نے وضو کیا اور واپس آئے۔ آپؐ کی داڑھی سے پانی کے قطرے آپؐ کے سینے پر گر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ مزاح مجھ سے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ! اس اونٹ نے کیا کیا؟ اب اونٹ تو کوئی نہیں گُما تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احساس ہو گیا تھا کہ ویسے ہی یہ باتیں سننے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ چیز اچھی نہیں ہے۔ بہرحال کہتے ہیں۔ پھر ہم روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد جب بھی آپؐ مجھے ملتے، سلام کرتے اور پوچھتے کہ ابوعبداللہ اس اونٹ نے کیا کیا؟ جب اس طرح بار بار ہونا شروع ہوا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حوالے سے مزاح کے طور پہ مجھے چھیڑتے تھے تو میں مدینہ میں چھپ کر رہنے لگا اور مسجد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے الگ رہنے لگا۔ جب اس بات کو کچھ عرصہ گزر گیا تو مسجد گیا اور نماز کیلئے کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے حجرے سے باہر تشریف لے آئے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ میں اس امید پر نماز لمبی کرتا گیا کہ آپؐ تشریف لے جائیں اور مجھے چھوڑ دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعبداللہ! جتنی مرضی نماز لمبی کر لو۔ مَیں یہیں ہوں۔ مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کر کے آپؐ کا دل اپنے بارے میں صاف کر دوں گا۔ جب مَیں نے سلام پھیرا تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوعبداللہ! تم پر سلامتی ہو۔ اس اونٹ کے بھاگ جانے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے وہ اونٹ نہیں بھاگا۔ آپؐ نے تین بار فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے۔ پھر اس کے بعد آپؐ نے کبھی مجھے اس بارے میں کچھ نہیں کہا۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 362 تا 364، عبداللہ بن جبیر، خوات بن جبیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)
(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 190، خوات بن جبیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) گویا ایک تو اس بات سے کہ مجھ سے نہ چھپاؤ مجھے پتہ ہے اصل قصہ کیا ہے۔ دوسرے اس طرح بیٹھ کے بلاوجہ لوگوں کی مجلس میں ان کی باتیں سننا جو ہے وہ غلط چیز ہے۔

حضرت خَوَّاتؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ جب میں شفایاب ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے خَوَّات! تمہارا جسم تندرست ہو گیا ہے۔ پس جو تم نے اللہ سے وعدہ کیا ہے وہ پورا کرو۔ میں نے عرض کیا۔ میں نے اللہ سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی بھی مریض ایسا نہیں کہ جب وہ بیمار ہوتا ہے تو کوئی نذر نہیں مانتا یا نیت نہیں کرتا۔ ضرور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے تندرست کر دے تو میں یہ کروں گا، وہ کروں گا۔ پس اللہ سے کیا ہوا وعدہ وفا کرو۔ جو بھی تم نے بات کہی ہے اسے پورا کرو۔ (مستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 467، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب ذکر مناقب خوات بن جبیر الانصاری، حدیث 5750، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)
پس یہ ایسی بات ہے جو ہم سب کے لئے قابل غور اور قابل توجہ ہے۔

غزوۂ خندق کے موقع پر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بنوقریظہ کی عہدشکنی کی اطلاع ملی تو آپؐ نے ایک وفد ان کی طرف بھیجا۔ اس بارے میں سیرت خاتم النبیین میں جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے وہ واقعہ اس طرح ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بنوقریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپؐ نے پہلے تو دو تین دفعہ خفیہ خفیہ زُبیر بن العوامؓ کو دریافت حالات کیلئے بھیجا اور پھر باضابطہ طور پر قبیلہ اوس و خزرج کے رئیس سعد بن مُعاذؓ اور سعد بن عُبادہؓ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کو ایک وفد کے طور پر بنوقریظہ کی طرف روانہ فرمایا اور ان کو یہ تاکید فرمائی کہ اگر کوئی تشویشناک خبر ہو تو واپس آ کر اسکا برملا اظہار نہ کریں بلکہ اشارہ کنایہ سے کام لیں تا کہ لوگوں میں تشویش نہ پیدا ہو۔ جب یہ لوگ بنوقریظہ کے مساکن میں پہنچے۔‘‘ جہاں انکی رہائش تھی، گھر تھے ’’اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے پاس گئے تو وہ بدبخت ان کو نہایت مغرورانہ انداز سے ملا اور سعدَین‘‘ یعنی سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ ’’کی طرف سے معاہدہ کا ذکر ہونے پر وہ اور اس کے قبیلہ کے لوگ بگڑ کر بولے کہ ’’جاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔‘‘ یہ الفاظ سن کر صحابہ کا یہ وفد وہاں سے اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مناسب طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے اطلاع دی۔‘‘
(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 584 تا 585)
یہ بھی ہے کہ صحابہ کی اس صحبت میں حضرت خَوَّاتُ بن جبیرؓ بھی شامل تھے۔
(سیرت ابن ہشام، صفحہ 456، باب غزوۃ الخندق فی سنۃ خمس، مطبوعہ دار ابن حزم 2009ء)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خَوَّاتؓ کو اپنے گھوڑے پر بنوقریظہ کی طرف روانہ فرمایا اور اس گھوڑے کا نام جَنَاح تھا۔ (مستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 466، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب ذکر مناقب خوات بن جبیر الانصاری، حدیث 5747، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت خواتؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ حج کیلئے روانہ ہوئے۔ اس قافلے میں ہمارے ساتھ حضرت ابوعُبَیدہ بن جَرَّاحؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی تھے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں ضِرَار، (ضِرَار بن خَطَّاب قریش کا ایک شاعر تھا جو فتح مکہ پر ایمان لائے تھے) کے اشعار سناؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ابوعبداللہ یعنی خَوَّات کو اپنے اشعار سنانے دو۔ اس پر میں انہیں اشعار سنانے لگا یہاں تک کہ سحر ہو گئی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بس کر دو کہ اب وقت سحر ہے۔ (الاصابہ، جلد 2، صفحہ 292، خوات بن جبیرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 6، صفحہ 10، ضرار بن الخطابؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت رَبِیْعَہ بن اَکْثَمؓ۔ ان کی کنیت ابویَزِید تھی۔ حضرت ربیعہؓ چھوٹے قد اور موٹے جسم کے مالک تھے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ اَسَد بن خُزَیمَہ سے تھا۔ حضرت ربیعہؓ کا شمار مہاجر صحابہ میں ہوتا ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد آپؓ نے چند دیگر صحابہ کے ہمراہ حضرت مُبَشِّر بن عبدُ المُنذِرؓ کے گھر میں قیام کیا۔ غزوۂ بدر میں شمولیت کے وقت آپؓ کی عمر تیس برس تھی۔ غزوۂ بدر کے علاوہ آپؓ نے غزوۂ احد، غزوۂ خندق، صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر میں بھی شرکت کی اور غزوۂ خیبر میں ہی شہادت کا رتبہ بھی پایا۔ آپ کو حارث نامی یہودی نے نَطَاۃ کے مقام پر شہید کیا۔ نَطَاۃ خیبر میں موجود ایک قلعہ کا نام ہے۔ شہادت کے وقت آپؓ کی عمر 37 سال تھی۔
(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 257، ربیعہ بن اکثم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 66، 70، عبداللہ بن جحش، ربیعہ بن اکثم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت رِفَاعَہ بن عَمْرو الجُہَنیؓ۔ ان کا نام وَدِیْعَہ بن عَمْرو بھی بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت رِفَاعَہؓ غزوۂ بدر اور اُحُد میں شریک ہوئے۔ آپؓ انصار کے قبیلہ بنونجار کے حلیف تھے۔
(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 287، رفاعۃ بن عمرو الجہنی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت زَیْد بِن وَدِیْعَہؓ۔ حضرت زیدؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ آپؓ نے بیعتِ عقبہ، غزوۂ بدر اور اُحُد میں بھی شرکت کی اور غزوۂ احد میں ہی شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔
(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 377، زید بن ودیعۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت زیدؓ کی والدہ اُمِّ زَیْد بنتِ حَارِث تھیں۔ آپؓ کی اہلیہ کا نام زینب بنت سہل تھا۔ جس سے آپؓ کے تین بچے سَعد بن زَید۔ اُمَامہ اور اُمِّ کُلثوم شامل ہیں۔ آپؓ کے بیٹے سعد حضرت عمرؓ کے دَورِ خلافت میں عراق آ گئے تھے اور وہاں عَقَرقُوف کے مقام پر آباد ہو گئے تھے۔ عَقَرقُوف عراق کے شہر بغداد کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 410، زید بن ودیعۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (معجم البلدان، جلد 4، صفحہ 155، زیر لفظ عقرقوف، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت رِبْعِی بِن رَافِع اَنْصَارِیؓ۔ آپؓ کے دادا کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول کے مطابق نام حَارِث تھا جبکہ دوسرے کے مطابق زید تھا۔ حضرت رِبعی بن رَافِع کا تعلق بنوعَجْلَان سے تھا اور آپؓ غزوۂ بدر اور اُحُد میں شامل ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 356 تا 357، ربعی بن ودیعۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 252، ربعی بن ودیعۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت زَیْد بِن مُزَیْنؓ۔ مُزَیْن بِن قَیس ان کے والد کا نام تھا۔ حضرت زیدؓ کا نام یزید بن المُزَیْن بھی بیان ہوا ہے۔ آپؓ کا تعلق خزرج قبیلہ سے تھا۔ حضرت زیدؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ہجرت مدینہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ اور حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔ آپؓ کی اولاد میں بیٹا عمرو اور بیٹی رَملَہ تھیں۔
(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 375، زید بن المزین، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 407، یزید بن المزین، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عِیَاض بِن زُہَیرؓ ہے۔ ان کی کنیت ابوسعد تھی۔ حضرت عِیاضؓ کی والدہ کا نام سَلْمیٰ بنتِ عامِر تھا۔ آپؓ کا تعلق فِہر قبیلہ سے تھا۔ آپؓ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں شامل ہوئے۔ وہاں سے واپس آ کر مدینہ ہجرت کی اور حضرت کُلثُوم بن الہِدمؓ کے ہاں قیام کیا۔ آپؓ نے غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں تیس ہجری میں مدینہ میں آپؓ نے وفات پائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؓ کی وفات شام میں ہوئی۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 318 تا 319، عیاض بن زہیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)
(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 311، عیاض بن زہیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر اگلے صحابی ہیں حضرت رِفَاعَہ بن عَمْرو اَنصاریؓ۔ ان کی کنیت ابوولید تھی۔ حضرت رِفاعہ کا تعلق قبیلہ بنوعوف بن

**حدیث نبوی ﷺ**

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

**حدیث نبوی ﷺ**

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

خزرج سے تھا۔آپؓ کی والدہ کا نام ام رِفاعہ تھا۔آپؓ ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔آپؓ نے غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی اور غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3،صفحہ 410 تا 411، رفاعہ بن عمرو، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اگلے صحابی ہیں حضرت زِیَاد بِن عَمْروؓ۔حضرت زیاد کو ابن بِشْر بھی کہا جاتا تھا۔آپؓ انصار کے حلیف تھے۔حضرت زِیَاد غزوۂ بدر میں شریک تھے۔آپؓ کے بھائی حضرت ضَمُرَہ بھی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔آپؓ کا تعلق قبیلہ بَنُو سَاعِدَہ بن کَعْب سے تھا۔ایک دوسرے قول کے مطابق آپؓ بنوسَاعِدَہ بن کعب بن الخَزْرَج کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(اسد الغابہ، جلد 2،صفحہ 338، زیاد بن عمرو، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(الاصابہ، جلد 2،صفحہ 483، زیاد بن عمرو، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہوگا ان کا نام حضرت سَالِم بِن عُمَیْر بِن ثابتؓ ہے۔حضرت سالم کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف سے تھا۔آپؓ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔حضرت سالمؓ غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

(اسد الغابہ، جلد 2،صفحہ 387، سالم بن عمیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

غزوۂ تبوک کے موقع پر جو غریب اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ غزوۂ تبوک کے لئے جانا چاہتے تھے اور سواری نہ ہونے کی وجہ سے روتے تھے، حضرت سالمؓ بھی ان اصحاب میں شامل تھے۔ یہ سات غریب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس وقت آپؐ تبوک کے لئے جانا چاہتے تھے۔ان اصحاب نے عرض کیا کہ ہمیں سواری دیجیے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میرے پاس کوئی سواری نہیں جس پر میں تم لوگوں کو سوار کروں۔وہ لوگ واپس گئے۔آنکھوں میں اس غم کی وجہ سے آنسو جاری تھے کہ خرچ کرنے کو کچھ نہ پایا۔ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آیت وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ (التوبۃ:92) یعنی اور نہ ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس اس وقت آئے جب جنگ کا اعلان کیا گیا تھا اس لئے کہ تو ان کو کوئی سواری مہیا کردے تو تُو نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس پر مَیں تمہیں سوار کراؤں اور یہ جواب سن کر وہ چلے گئے اور اس غم سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے کہ افسوس ان کے پاس کچھ نہیں جسے خدا کی راہ میں خرچ کریں۔تو ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آیت میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان میں یہ سالم بن عمیرؓ اور ثعلبہ بن زیدؓ شامل تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3،صفحہ 366، سالم بن عمیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اسد الغابہ، جلد 2،صفحہ 387، سالم بن عمیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورت توبہ کی اس آیت کی یعنی یہ آیت جو ہے وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’یہ آیت اپنے اطلاق کے لحاظ سے عام ہی ہے مگر جن اشخاص کی طرف اشارہ ہے وہ سات غریب مسلمان تھے جو جہاد پر جانے کے لئے بیتاب تھے مگر اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے سامان نہیں رکھتے تھے۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے لئے سواری کا انتظام فرمادیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسوس ہے مَیں کوئی انتظام نہیں کرسکتا تو ان کو بڑی تکلیف ہوئی ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ واپس چلے گئے۔کہتے ہیں کہ ان کے چلے جانے کے بعد (یہ روایت آتی ہے کہ ان کے چلے جانے کے بعد)’’حضرت عثمانؓ نے تین اونٹ دیے اور چار دوسرے مسلمانوں نے دیے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک آدمی کو ایک ایک اونٹ دے دیا۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ’’قرآن نے یہ واقعہ اس لئے بیان کیا ہے تا کہ ان غریب مسلمانوں کے اخلاص کا مقابلہ کر کے دکھائے جو تھے تو مالدار اور سفر پر جانے کے ذرائع بھی رکھتے تھے مگر جھوٹے عذر تلاش کرتے تھے۔‘‘ (کچھ لوگ ایسے تھے جو عذر تلاش کر رہے تھے اور نہیں گئے۔لیکن جو غریب تھے ان کا جذبہ بالکل اَور تھا تا کہ مقابلہ ہو جائے) پھر آگے فرماتے ہیں کہ’’اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مدینے میں پیچھے رہ گئے تھے۔وہ سب منافق نہ تھے بلکہ ان میں مخلص مسلمان بھی تھے مگر وہ اس لئے نہیں جاسکے کہ ان کے پاس جانے کے سامان نہ تھے۔‘‘

(دروس حضرت مصلح موعودؓ (غیر مطبوعہ) تفسیر سورۃ التوبۃ زیر آیت 92)

اس کی تفسیر میں بیان کرتے ہوئے مزید آپؓ نے فرمایا ہے کہ’’ابوموسیٰ ان لوگوں کے سردار تھے۔جب ان سے پوچھا گیا کہ آپؓ نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مانگا تھا؟ تو انہوں نے کہا خدا کی قسم! ہم نے اونٹ نہیں مانگے۔ہم نے گھوڑے نہیں مانگے۔ہم نے صرف یہ کہا تھا کہ ہم ننگے پاؤں ہیں۔‘‘ جوتی بھی نہیں تھی پاؤں میں’’اور اتنا لمبا سفر پیدل نہیں چل سکتے۔‘‘ پاؤں زخمی ہو جائیں گے تو پھر جنگ لڑ نہیں سکتے۔’’اگر ہم کو صرف جوتیوں کے جوڑے مل جائیں تو ہم جوتیاں پہن کر ہی بھاگتے ہوئے اپنے بھائیوں کے ساتھ اس جنگ میں شریک ہونے کیلئے پہنچ جائیں گے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20،صفحہ 361)

یہ غربت کا حال تھا۔ یہ جذبہ تھا۔حضرت سالم بن عُمَیرؓ حضرت معاویہؓ کے زمانہ تک زندہ رہے۔

(اسد الغابہ، جلد 2،صفحہ 387، سالم بن عمیرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر اگلے صحابی حضرت سُرَاقَہ بِن کَعْبؓ ہیں۔حضرت سُرَاقَہ کا تعلق قبیلہ بنو نَجّار سے تھا۔آپؓ کی والدہ کا نام عُمَیْرَۃ بنت نعمان تھا۔حضرت سُرَاقَہ غزوۂ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔حضرت سُرَاقَہ بن کعبؓ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں فوت ہوئے اور کلبی کی روایت کے مطابق حضرت سُرَاقَہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔(الطبقات الکبریٰ، جلد 3،صفحہ 371، سراقہ بن کعب، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اسد الغابہ، جلد 2،صفحہ 412، سراقہ بن کعب، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت سَائِب بِن مَظْعُونؓ ہے۔حضرت سائِب بن مظعونؓ، حضرت عُثْمان بن مَظْعُونؓ کے سگے بھائی تھے۔آپؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے اولین مہاجروں میں سے تھے۔حضرت سائِب کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(اسد الغابہ، جلد 2،صفحہ 399، سائب بن مظعون، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ بُوَاط کیلئے روانہ ہوئے تو بعض روایات کے مطابق آپؐ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اور بعض کے مطابق حضرت سَائِب بن عثمانؓ کو اپنے پیچھے امیر مقرر فرمایا اور ایک روایت میں حضرت سائب بن مَظْعُونؓ کا نام بھی ملتا ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2،صفحہ 174، باب ذکر مغازیہؐ غزوہ بواط، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت سائبؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تجارت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو صحابہ نے آپؐ کے سامنے میرا ذکر اور تعریف کرنی شروع کر دی۔اس پر آپؐ نے فرمایا۔میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں۔میں نے عرض کیا۔صَدَقْتَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ۔کُنْتَ شَرِیْکِیْ فَنِعْمَ الشَّرِیْکُ۔کُنْتَ لَا تُدَارِیْ وَلَا تُمَارِیْ۔کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں! آپؐ نے سچ فرمایا۔آپؐ تجارت میں میرے شریک تھے اور کیا ہی بہترین شراکت دار تھے۔آپؐ نہ ہی مخالفت کرتے اور نہ ہی جھگڑا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کراھیۃ المراء، حدیث 4836)

سیرت خاتم النبیین میں اس واقعہ کو اس طرح درج کیا گیا ہے کہ’’مکہ سے تجارت کے قافلے مختلف علاقوں کی طرف جاتے تھے۔جنوب میں یمن کی طرف اور شمال میں شام کی طرف تو باقاعدہ تجارت کا سلسلہ جاری تھا۔اس کے علاوہ بحرین وغیرہ کے ساتھ بھی تجارت تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً ان سب ملکوں میں تجارت کی غرض سے گئے اور ہر دفعہ نہایت دیانت و امانت اور خوش اسلوبی اور ہنرمندی کے ساتھ اپنے فرض کو ادا کیا۔مکّہ میں بھی جن لوگوں کے ساتھ آپؐ کا معاملہ پڑا وہ سب آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان تھے؛ چنانچہ سائبؓ ایک صحابی تھے۔‘‘(جن کا ذکر ہو رہا ہے)’’وہ جب اسلام لائے تو بعض لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی تعریف کی۔آپؐ نے فرمایا’’میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔‘‘ سائبؓ نے عرض کی۔’’ہاں یا رسول اللہؐ! آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔آپؐ ایک دفعہ تجارت میں میرے شریک تھے اور آپؐ نے ہمیشہ نہایت صاف معاملہ رکھا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 106)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عَاصِم بِن قَیسؓ۔حضرت عاصم بن قیسؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ ثَعْلَبہ بن عمرو سے تھا۔غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔

(اسد الغابہ، جلد 3،صفحہ 112 تا 113، عاصم بن قیس، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اگلے صحابی ہیں حضرت طُفَیل بن مَالِک بن خَنْسَاءؓ۔حضرت طُفَیلؓ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عُبَید بن عَدِی سے تھا۔حضرت طُفَیلؓ کی والدہ کا نام اَسْمَاء بنت القَیْن تھا۔حضرت طفیلؓ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہوئے۔آپ کی شادی اِدَام بنت قُرْط سے ہوئی جن سے آپؓ کے دو بیٹے عبداللہ اور رَبیع پیدا ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3،صفحہ 430 تا 431، طفیل بن مالک، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اسد الغابہ، جلد 3،صفحہ 79، طفیل بن مالک بن خنساء، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت طُفَیل بن نُعمانؓ۔حضرت طُفَیل کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔آپؓ کی والدہ خَنْسَاء بنت رِئَاب تھیں جو کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی پھوپھی تھیں۔حضرت طفیلؓ کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام رُبَیِّع تھا۔آپؓ بیعتِ عَقَبہ اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔حضرت طفیلؓ نے غزوۂ احد میں بھی شرکت کی اور اس روز آپؓ کو تیرہ زخم آئے تھے۔حضرت طفیل بن نعمانؓ غزوۂ خندق میں بھی شامل ہوئے اور اسی غزوۂ میں شہادت کا رتبہ بھی حاصل کیا۔وَحْشِی بن حَرْب نے آپؓ کو شہید کیا تھا۔بعد میں وحشی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تھا۔وحشی کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حمزہؓ کو اور حضرت طفیل بن نعمانؓ کو میرے ہاتھوں سے عزت بخشی لیکن مجھے ان کے ہاتھوں سے ذلیل نہیں کیا یعنی میں کفر کی حالت میں قتل نہیں کیا گیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3،صفحہ 431، الطفیل بن النعمان، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(اسد الغابہ، جلد 3،صفحہ 79 تا 80، طفیل بن مالک، طفیل بن النعمان، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اگلے صحابی حضرت ضَحَّاک بِن عَبْدِ عَمْروؓ ہیں۔ان کا تعلق بنو دِیْنار بن نَجَّار سے تھا۔آپؓ کے والد کا نام عبدِ عَمْر واور آپؓ کی والدہ کا نام سُمَیْرَاء بنتِ قَیس تھا۔آپؓ اور آپؓ کے بھائی حضرت نعمان بن عبدِ عمروؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔حضرت نعمانؓ نے غزوۂ احد میں شہادت پائی۔آپ کے تیسرے بھائی قُطْبَہ بن عَبدِ عمرو واقعہ بئر معونہ کے روز شہید ہوئے تھے۔(الطبقات الکبریٰ، جلد 3،صفحہ 394، ضحاک بن عبد عمرو، نعمان بن عبد عمرو، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

## کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

## کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

پھر اگلے صحابی ہیں ضَحَّاک بن حَارِثَہؓ۔ حضرت ضَحَّاکؓ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ کے والد کا نام حَارِثَہ اور والدہ کا نام ہِنْد بنت مالِک تھا۔ حضرت ضَحَّاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستّر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپؓ نے غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی۔ آپؓ کے بیٹے کا نام یزید تھا جو کہ آپ کی اہلیہ اُمَامَہ بنت مُحَرِّث کے بطن سے پیدا ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 433، ضحاک بن حارثہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)
(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 46، ضحاک بن حارثہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر اگلے صحابی ہیں حضرت خَلَّاد بن سُوَیدؓ۔ یہ انصاری تھے۔ حضرت خلّادؓ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو حارث سے تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام عَمْرَہ بنتِ سعد تھا۔ آپؓ کے ایک بیٹے حضرت سائِب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور بعد میں حضرت عمرؓ نے انہیں یمن کا عامل بھی مقرر فرمایا۔ دوسرے بیٹے کا نام حَکَم بن خَلَّاد تھا۔ ان دونوں کی والدہ کا نام لَیْلیٰ بنتِ عُبَادَہ تھا۔ حضرت خَلَّادؓ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپؓ نے غزوۂ بدر اور احد اور خندق میں شرکت کی۔ غزوۂ بنو قریظہ میں ایک یہودی عورت نے جس کا نام بُنَانَہ تھا اوپر سے آپؓ پر بھاری پتھر پھینکا جس سے آپؓ کا سر پھٹ گیا اور آپؓ شہید ہو گئے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلّاد کے لئے دو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بھی بطور قصاص پھر بعد میں قتل کروا دیا تھا۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 401 تا 402، خلاد بن سوید، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعہ کا ذکر اس طرح لکھا ہے کہ ’’چند مسلمان جواُن کے قلعہ کی دیوار کے پاس ہو کر ذرا آرام کرنے بیٹھے تھے ان پر ایک یہودی عورت بُنَانَہ نامی نے قلعہ کے اوپر سے ایک بھاری پتھر پھینک کر ان میں سے ایک آدمی خَلَّاد نامی کو شہید کر دیا اور باقی مسلمان بچ گئے۔‘‘
(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 598)

پھر آتا ہے کہ حضرت خَلَّادؓ کی والدہ کو جب آپؓ کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ نقاب کر کے تشریف لائیں۔ ان سے کہا گیا کہ خَلَّاد شہید کر دیے گئے ہیں اور آپ نقاب کر کے آئی ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ خَلَّادؓ تو مجھ سے جدا ہو گیا ہے لیکن میں اپنی حیا کو خود سے جدا نہیں ہونے دوں گی۔ یہ بَین جو رواج تھا وہ اس طرح نہیں ہوگا اور پردہ حیا ہے وہ تو قائم رہے گی۔

حضرت خَلَّادؓ کی شہادت پر یہ تفصیل آگے اس طرح بھی آتی ہے کہ حضرت خَلَّادؓ کی شہادت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لئے دو شہیدوں کا اجر ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن زائد اس میں یہ ہے۔ جب پوچھا گیا کہ یا رسولؐ اللہ ایسا کیوں ہے؟ دو شہیدوں کا اجر کس لیے؟ تو آپؐ نے فرمایا کیونکہ انہیں اہل کتاب نے شہید کیا ہے۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 402، خلاد بن سوید، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اگلے صحابی ہیں حضرت اَوْس بن خَوْلِی انصاریؓ۔ ان کی کنیت ابو لَیلیٰ تھی۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سالِم بن غَنْم بن عَوف سے تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام جمیلہ بنت اُبَیّ تھا جو عبداللہ بن اُبَیّ بن سَلُول کی بہن تھیں۔ آپؓ کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام فُسْحُم تھا۔ آپ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی مؤاخات حضرت شُجَاع بن وَہْب اَلْاَسَدِیؓ سے کروائی۔ حضرت اَوْس بن خَوْلِی کا شمار ’کاملین‘ میں ہوتا تھا۔ جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں ’کامل‘ اس شخص کو کہا جاتا تھا جو عربی لکھنا جانتا ہو۔ تیر اندازی کرنا اچھی طرح جانتا ہو اور تیراکی جانتا ہو۔ اچھی طرح تیرنا جانتا ہو۔ یہ تین باتیں اس میں ہوں تو اس کو کامل کہتے تھے اور یہ سب باتیں حضرت اَوْس بن خَوْلِی میں موجود تھیں۔
(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 320، اوس بن خَوْلِی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 409 تا 410، اوس بن خَوْلِی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت نَاجِیَہ بن اَعْجَمؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کی قلت کی شکایت کی گئی تو انہوں نے مجھے بلایا اور اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور مجھے دیا۔ پھر کنوئیں کا پانی ایک ڈول میں منگوایا۔ میں اس کو لے کر آیا۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور کلّی کر کے ڈول میں انڈیل دیا جبکہ لوگ سخت گرمی کی حالت میں تھے۔ مسلمانوں کے پاس ایک ہی کنواں تھا کیونکہ مشرکین بَلْدَح کے مقام پر جلدی پہنچ کر اس کے پانی کے ذخیروں پر قبضہ کر چکے تھے۔ پھر آپؐ نے مجھے فرمایا کہ اس ڈول کو کنوئیں میں انڈیل دو جس کا پانی خشک ہو گیا ہے اور اس کے پانی میں تیر گاڑ دو تو میں نے ایسا ہی کیا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مَیں بہت مشکل سے باہر نکلا یعنی فوری طور پہ وہاں پانی ابلنے لگ گیا، پھوٹنے لگ گیا۔ مجھے پانی نے ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور پانی ایسے ابل رہا تھا جیسے دیگچی ابلتی ہے یہاں تک کہ پانی بلند ہوا اور کناروں تک برابر ہو گیا۔ لوگ اس کے کنارے سے پانی بھرتے تھے یہاں تک کہ ان میں سے آخری شخص نے بھی پیاس بجھالی۔ اس دن منافقوں کا ایک گروہ وہاں پانی پر تھا جن میں عبداللہ بن اُبَیّ بھی تھا جو حضرت اَوْس بن خَوْلِیؓ کا ماموں تھا۔ حضرت اَوْس بن خَوْلِیؓ نے اسے کہا کہ اے اَبُو الْحُبَاب! ہلاکت ہو تجھ پر۔ اب تو تُو اس معجزے کو مان لے جس پر تُو خود موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کو مان لے۔ کیا اس کے بعد کوئی گنجائش رہ گئی ہے؟ تو اس نے جواب دیا میں اس جیسی بہت سی چیزیں دیکھ چکا ہوں تو اس کو حضرت اَوْس بن خَوْلِیؓ نے کہا کہ اللہ تیرا بُرا کرے اور تیری رائے کو بُرا ثابت کر دے۔ عبداللہ بن اُبَیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اَبُو الْحُبَاب! آج جو تُو نے دیکھا ہے اس جیسا پہلے کب دیکھا تھا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خبر پہنچی تو آپؐ نے پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ بات تم نے کیوں کہی یعنی جو اپنے بھانجے کو کہی تھی۔ عبداللہ بن اُبَیّ نے کہا کہ استغفر اللہ۔ عبداللہ بن اُبَیّ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کیلئے مغفرت کی دعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کی دعا کی۔ (سبل الھدیٰ، جلد 5، صفحہ 41، باب فی غزوۃ الحدیبیۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء)
(امتاع الاسماع، جلد 1، صفحہ 284، باب مقالۃ المنافقین فی دلیل النبوۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1999ء)

حضرت علی بن عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کے لیے مکہ جانے کا ارادہ فرمایا تو آپؐ نے اَوْس بن خَوْلِیؓ اور ابو رَافِعؓ کو حضرت عباسؓ کی طرف پیغام دے کر بھیجا کہ وہ حضرت میمونہؓ کی شادی آپ سے کروا دیں۔ راستے میں ان دونوں کے اونٹ کھو گئے۔ وہ کچھ دن بطنِ رَابِغ یعنی رَابِغ جو جُحْفَہ سے دس میل کے فاصلے پر واقع ہے وہاں رکے رہے۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پھر ان دونوں کو ان کے اونٹ مل گئے۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مکہ گئے۔ آپؐ نے حضرت عباسؓ کے پاس پیغام بھیجا۔ حضرت میمونہؓ نے اپنا معاملہ حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور حضرت عباسؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت میمونہؓ کی شادی کرا دی۔
(شرح علامہ زرقانی، جلد 4، صفحہ 423، میمونۃ ام المومنین، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)(معجم البلدان، جلد 3، صفحہ 12، زیر لفظ رابغ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت اَوْس بن خَوْلِیؓ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کہا کہ میں آپؓ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شریک کر لیں۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے آپ کو اجازت دی۔

اس کی ایک دوسری روایت اس طرح ملتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپؐ کو غسل دینے کا ارادہ کیا گیا تو انصار آئے اور انہوں نے یہ کہا کہ اللہ اللہ! ہم لوگ آپؐ کے ننھیالی ہیں۔ لہٰذا ہم میں سے بھی کسی کو آپؐ کے پاس حاضر ہونا چاہیے، یعنی کہ انصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیالی ہیں۔ انصار سے کہا گیا کہ تم لوگ اپنے میں سے کسی ایک شخص پر اتفاق کر لو۔ کوئی ایک شخص مقرر کر دو۔ تو انہوں نے حضرت اَوْس بن خَوْلِیؓ پر اتفاق کیا۔ وہ اندر آئے اور آپؐ کے غسل اور تدفین میں شریک رہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل اور تدفین میں شریک رہے۔ حضرت اوسؓ مضبوط آدمی تھے۔ اس لئے پانی کا گھڑا اپنے ہاتھ میں اٹھا کر لاتے تھے اور اس طرح پانی مہیا کرتے رہے۔
(اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 320، اوس بن خَوْلِی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)(اصابہ، جلد 1، صفحہ 299، اوس بن خَوْلِی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ، حضرت فضل بن عباسؓ ان کے بھائی قُثَم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام شُقْرَان اور حضرت اَوْس بن خَوْلِیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے تھے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ ودفنہؐ حدیث 1628) یعنی نعش لحد کے اندر رکھنے کے لئے۔

حضرت اوس بن خَوْلِیؓ سے مروی ہے کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے اوسؓ! جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اور انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بڑھاتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے۔
(معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، جلد 1، صفحہ 279، من اسمہ اوس، حدیث 975، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

پس یہ بہت ضروری سبق ہے جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ آپؓ کی وفات مدینہ میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ (اسد الغابہ، جلد 1، صفحہ 321، اوس بن خَوْلِی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اللہ تعالیٰ ان سب بزرگ صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

## ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

## ارشاد باری تعالیٰ

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم.ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

## کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

## کلامُ الامام

دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

# خطبہ جمعہ

## رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے

جب خادم کا یہ مقام ہے تو آقا کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپؐ نعوذ باللہ ایک یہودی کے ہپناٹزم کا نشانہ بن گئے تھے کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے؟

قرآن مجید نبیوں پر سحر کے قصہ کو دور سے ہی دھکے دیتا ہے، ردّ کر دیتا ہے۔ عقل انسانی اسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حدیث کے الفاظ اس تشریح کو جھٹلاتے ہیں جو اس پر مڑھی جا رہی ہے۔ اور خود سرور کائنات افضل الرسلؐ کا ارفع مقام سحر والے قصہ کے تار پود بکھیر رہا ہے۔

آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے برخلاف ہے۔
جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں؟

کوئی حدیث قرآن کریم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت اور تقدّس سے ٹکراتی ہے تو وہ ردّ کرنے کے لائق ہے یا اس کی کچھ اَور تشریح ہے۔

معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جس معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء مسّ شیطان سے پاک سمجھتے آئے ہیں یہ ان کی شان میں ایسے ایسے الفاظ بولتے ہیں۔

الحمد للہ کہ ہم زمانے کے امامؑ کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بھی سمجھنے والے ہیں، پہچاننے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

## کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی جادو کا اثر ہوا تھا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر یہودی کی جانب سے کیے جانے والے جادو کے شبہ کا ازالہ، اس کی حقیقت اور جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر کا تفصیلی بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8/مارچ 2019ء بمطابق 8/تبلیغ 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

حضرت قَیس بن مُحَصَّن انصاری صحابی تھے۔ بعض روایات میں ان کا نام قیس بن حِصْن بھی بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو زُرَیق سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام اُنَیسَہ بنت قیس تھا اور والد مُحَصَّن بن خالد تھے۔ آپؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ آپؓ کی ایک بیٹی اُمّ سَعد بِنت قَیس تھیں۔ جب آپؓ فوت ہوئے تو آپ کی اولاد مدینہ میں تھی۔ (اسد الغابہ جلد 04 صفحہ 422 قَیس بن مُحَصَّن، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 443 قَیس بن مُحَصَّن، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

دوسرے صحابی ہیں حضرت جُبَیر بن اِیَاس۔ اِیَاس بن خَالِد ان کے والد کا نام تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو زُرَیق سے تھا۔ حضرت عبداللہ بن محمد نے کہا کہ آپؓ کا نام جُبَیر بن اِلْیَاس تھا اور ایک دوسری روایت میں آپ کا نام جَبر بن اِیَاس بھی بیان ہوا ہے۔
(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 444 جبیر بن ایاس، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نعوذ باللہ کسی یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر ہو گیا تھا اور روایات میں آتا ہے کہ کنگھی اور بالوں پر وہ جادو کر کے ذروان کنویں میں ڈال دیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں ان کو وہاں سے جا کر نکالا۔ صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں ہے کہ وہ کنگھی اور بال حضرت جُبَیر بن اِیَاس نے ذروان کنویں سے نکالے تھے اور ایک اَور روایت کے مطابق حضرت قَیس بن مُحَصَّن نے نکالے تھے۔ (فتح الباری از امام ابن حجر کتاب الطب باب السحر حدیث 5763 جلد 10 صفحہ 282 قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس لیے ان دونوں صحابہ کا ذکر میں نے اکٹھا کیا ہے۔ ان میں سے جس نے بھی یہ چیزیں نکالی تھیں یہ بات اتنی اہم نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی جادو کا اثر ہوا تھا؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس بات پر ہمارا نقطۂ نظر کیا ہے؟ اور یہ ہمیں پتہ ہونا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جس بات سے بھی اعتراض پیدا ہو سکتا ہے یا لوگ اعتراض کرتے ہیں ہم نے جواب دینا ہے۔ اس لیے مَیں اس کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں جو جماعت کے لٹریچر میں موجود ہے۔ ان دونوں صحابہؓ کے حوالہ سے آج اس بات کی وضاحت ہو گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ فلق کی تفسیر کے تعارف میں اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرمایا۔ آپ سورۃ کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورۃ الفلق اور الناس یہ آخری دونوں سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں۔ بعض ان کو مدنی سورتیں کہتے ہیں یعنی مدینہ میں نازل ہوئیں۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’جو لوگ اس بات کے حق میں ہیں کہ یہ سورۃ مدنی ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اس سورۃ اور اس کے بعد کی سورۃ کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کے ساتھ ہے جس میں یہ سمجھا گیا تھا کہ یہود کی طرف سے آپؐ پر جادو کیا گیا ہے۔ اس وقت یہ دو سورتیں نازل ہوئیں اور آپؐ نے ان کو پڑھ کر پھونکا۔‘‘ یہ آپؓ بیان فرما رہے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے اور ’’مفسرین کہتے ہیں کہ چونکہ یہ واقعہ مدینہ میں ہوا تھا اس لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس مدنی ہیں۔ بہرحال ترجیح اسی کو دی گئی ہے کہ یہ دونوں سورتیں مدنی ہیں‘‘ یعنی مدینہ میں نازل ہوئیں۔ حضرت مصلح موعودؓ یہ لکھتے ہیں کہ ’’یہ مفسرین کا ایک استدلال ہے۔ تاریخی شہادت نہیں۔ گو ہمارے پاس بھی ایسی کوئی یقینی شہادت نہیں کہ جس کی بناء پر ہم کہہ سکیں کہ یہ مکی سورۃ ہے۔ مگر جو استدلال کیا گیا ہے وہ بھی بودا ہے‘‘ ’’فضول قسم کا یہ استدلال ہے‘‘ ’’کیونکہ خواہ یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوتی تب بھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کے موقع پر اس کو پڑھ کر اپنے اوپر پھونک سکتے تھے۔ پس محض پھونکنے سے یہ سمجھنا کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی تھی یہ استدلال درست نہیں۔‘‘

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا اور لوگوں کا یہ سمجھنا کہ آپ پر یہودیوں کی طرف سے جادو کیا گیا ہے یہ واقعہ جن الفاظ میں روایت کیا گیا ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ الفاظ اسی سورۃ کے تعارف میں بیان کرتے ہوئے لکھے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’...... چونکہ مفسرین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو ترجیح دی ہے اس لیے ہم صرف اسی روایت کا ترجمہ کرتے ہیں۔ ’’حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں کی طرف سے جادو کیا گیا اور اس کا اثر یہاں تک ہوا کہ آپؐ بعض اوقات یہ سمجھتے تھے کہ آپؐ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن یا ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر دعا کی اور پھر دعا کی۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ سے جو کچھ میں نے مانگا تھا وہ اس نے مجھے دے دیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ وہ کیا ہے۔’’ جو آپؐ نے مانگا تھا؟ کیا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو؟ ’’تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ پھر وہ شخص جو میرے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے پاؤں کے پاس بیٹھنے والے کو مخاطب کر کے کہا یا غالباً یہ فرمایا’’ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یا یہ کہا) ’’کہ پاؤں کے پاس بیٹھنے والے نے سر کے پاس بیٹھنے والے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد رسول اللہ)’’ ﷺ ’’کو کیا تکلیف ہے؟ تو دوسرے نے جواب دیا کہ جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ لَبِیْد بن الاُعْصَم یہودی نے۔ تب پہلے نے کہا کہ کس چیز میں جادو کیا گیا ہے؟ تو دوسرے نے جواب دیا کہ کنگھی اور سر کے بالوں پر جو کھجور کے خوشہ کے اندر ہیں۔ پہلے نے پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ تو دوسرے نے کہا یہ ذی اروان کے کنوئیں میں ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم’’ اس کے بعد’’ اپنے صحابہؓ سمیت اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے۔’’ پھر واپس آئے تو’’ پھر فرمایا اے عائشہ! اللہ کی قسم!! کنوئیں کا پانی یوں معلوم ہوتا تھا جیسے مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہوتا ہے۔’’ حضرت مصلح موعودؓ نے آگے اس کی وضاحت لکھی ہے کہ ’’معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں میں یہ رواج تھا کہ جب وہ کسی پر جادو ٹونہ کرتے تھے تو مہندی یا اسی قسم کی کوئی اور چیز پانی میں ڈال دیتے تھے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ’’ یہ’’ جادو کے زور سے پانی کو سرخ کیا گیا ہے)’’ ایک ظاہری تدبیر وہ کیا کرتے تھے سادہ لوگوں کو بہکانے کے لیے اور وہاں پھر آپؓ نے فرمایا’’ اور وہاں کی کھجوریں ایسی تھیں’’ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں’’ جیسے شیاطین یعنی سانپوں کے سر (اس میں کھجور کے گابھوں کو سانپوں کے سروں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے یعنی کھجوریں گابھوں والی تھیں) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے اس چیز کو جس پر جادو کیا گیا تھا جلا کیوں نہ دیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جب اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی تو میں نے ناپسند کیا کہ کوئی ایسی بات کروں جس سے شر کھڑا ہو......اس لیے میں نے حکم دیا کہ ان اشیاء کو دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ ان کو دبا دیا گیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں’’ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ’’جن دو مردوں کا ذکر آتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو فرشتے تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے۔ اگر وہ انسان ہوتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی نظر آ جاتے۔’’ آپؓ فرماتے ہیں’’ روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی گئی ہے اس کا صرف اتنا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتوں کے ذریعہ سے خبر دی کہ یہودیوں نے آپؐ پر جادو کیا ہوا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس طرح جادو کا اثر تسلیم کیا جاتا ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر ہو بھی گیا تھا۔’’ پھر آپؓ کہتے ہیں کہ بہرحال’’......جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جادو ٹونے کی چیزیں نکال کر زمین میں دفن کر دیں تو یہودیوں کو خیال ہو گیا کہ انہوں نے جو جادو کیا تھا وہ باطل ہو گیا ہے’’ ختم ہو گیا۔’’ ادھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو صحت’’ بھی’’ عطا فرما دی۔ خلاصہ کلام یہ کہ یہودی یہ یقین رکھتے تھے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا ہے۔ اس وجہ سے طبعی طور پر ان کی توجہ اس طرف مرکوز ہوئی کہ آپؐ بیمار ہو جائیں۔’’ آپؓ لکھتے ہیں کہ’’ ......اس روایت سے جہاں یہودیوں کے اس عناد کا پتہ چلتا ہے جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تھا وہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا گیا جو یہودی آپؐ کے خلاف کر رہے تھے۔ پس آپؐ کو غیب کی باتوں کا معلوم ہو جانا اور یہودیوں کا اپنے مقصد میں ناکام رہنا آپؐ کے سچا رسول ہونے کی واضح اور بین دلیل ہے۔’’ (تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 539 تا 542)

بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح نتیجہ نکالا ہے وہی حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں نے اپنے زعم میں جادو کیا لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا اور بیماری جو بھولنے کی بیماری تھی یا جو بھی بیماری تھی اس کی کچھ اَور وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی اس کارروائی سے آگاہ فرما کر ظاہری طور پر بھی ان کا جو خیال تھا کہ انہوں نے جادو کیا ہے اس کو بھی ناکام کر دیا اور یہودی جو آپؐ کی بیماری کو دیکھ کر اپنے زعم میں خوش ہو رہے تھے یا یہ مشہور کر دیا تھا، یہ باتیں کرتے تھے کہ ہمارے جادو کا اثر ہے جو یہ بیماری چل رہی ہے اس کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔

پھر ہمارے لٹریچر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا ایک مضمون ہے، جس میں اس واقعہ پر تفصیل سے تاریخی اور علمی بحث ہوئی ہے اور جو اس واقعہ کی مزید وضاحت کرتا ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ

تاریخ بلکہ حدیثوں تک میں بیان ہوا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نعوذ باللہ ایک دفعہ ایک یہودی نسل منافق نے جس کا نام لَبِیْد بن الاُعْصَم تھا سحر کر دیا تھا (یا جادو کر دیا تھا۔) اور یہ سحر اس طرح کیا گیا کہ ایک کنگھی میں بالوں کی گرہیں باندھ کر اور اس پر کچھ پڑھ کر اسے ایک کنوئیں میں دبا دیا گیا۔ اور کہا جاتا ہے (آپؓ فرما رہے ہیں کہ کہا جاتا ہے) کہ آپؐ نعوذ باللہ اس سحر میں کافی عرصہ تک مبتلا رہے۔ (یہ مشہور کیا ہوا تھا انہوں نے۔) اس عرصے میں آپؐ اکثر اوقات اداس اور افسردہ رہتے تھے اور گھبراہٹ میں بار بار دعا فرماتے تھے اور اس حالت کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپؐ کو ان ایام میں بہت زیادہ نسیان رہنے لگا تھا۔ (بھول جاتے تھے بعض باتیں)۔ حتٰی کہ بسا اوقات آپؐ خیال کرتے تھے کہ میں یہ کام کر چکا ہوں مگر دراصل آپؐ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ یا بعض اوقات آپؐ یہ خیال فرماتے تھے کہ میں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں مگر درحقیقت آپؐ اس کے گھر نہیں گئے ہوتے تھے۔ (اور اس کی تشریح فرماتے ہیں کہ) اس تعلق میں یاد رکھنا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اسلامی احکام کے مطابق آپؐ نے اپنی بیویوں کی باری مقرر کر رکھی تھی اور ہر روز شام کو ہر بیوی کے گھر جا کر خیریت دریافت فرماتے تھے اور بالآخر اس بیوی کے گھر پہنچ جاتے تھے جس کی اس دن باری ہوتی تھی۔ اُوپر والی روایت میں اسی طرف اشارہ ہے۔ (بہرحال یہ روایت آگے چلتی ہے۔) بالآخر خدا تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ سے آپؐ پر اس فتنہ کی حقیقت کھول دی وغیرہ وغیرہ۔

یہ خلاصہ ہے جو پہلے بھی حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ بخاری کی روایت ہے جس کا خلاصہ آپؓ نے بیان کیا۔ پھر آپؓ لکھتے ہیں کہ یہ اس روایت کا خلاصہ ہے جو تاریخ اور حدیث کی بعض کتابوں میں بیان ہوئی ہے۔ اس روایت کے گرد ایسے قصوں کا جال بُن دیا گیا ہے کہ اصل حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہو گیا ہے۔ (ایسی کہانیاں بنا دی گئی ہیں اس روایت پہ کہ بہت مشکل ہو گیا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔) آپؓ لکھتے ہیں۔ اگر سب روایتوں کو قبول کیا جائے تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اور مقدّس وجود ایسا ثابت ہوتا ہے کہ گویا (خاکم بدہن) آپؐ ایک بہت کمزور طبیعت کے انسان تھے جسے کم از کم دنیا کے معاملات میں آپؐ کے بدباطن دشمن اپنی سحر کاری سے جس قالب میں چاہتے تھے ڈھال سکتے تھے۔ اور یہ کہ وہ آپؐ کو اپنی ناپاک توجہ کا نشانہ بنا کر آپؐ کے دل و دماغ پر اس طرح تصرّف جمانا شروع کر دیتے تھے کہ آپؐ نعوذ باللہ اس سحر کے مقابل پر اپنے آپ کو بے بس پاتے تھے۔ (اگر روایت کو اس طرح بیان کیا جائے جس طرح حدیثوں میں، تاریخ میں بیان ہوئی ہے تو پھر تو یہ نتیجہ نکلتا ہے جو بالکل غلط نتیجہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔) لیکن اگر ان روایات کے متعلق معقولی اور منقولی طور پر غور کیا جائے اور روایات کی محققانہ چھان بین کی جائے، (تحقیق کی جائے، باقاعدہ ریسرچ کی جائے) تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک مرضِ نسیان کا عارضہ تھا جو بعض وقتی تفکرات اور پیش آمدہ جسمانی ضُعف کے نتیجہ میں آپؐ کو کچھ وقت کے لیے لاحق ہوا تھا جس سے بعض بدخواہ دشمنوں نے فائدہ اٹھا کر یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے مگر خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت جلد صحت دے کر دشمنوں کے منہ کالے کر دیے اور منافقوں کا جھوٹا پراپیگنڈہ خاک میں مل گیا۔

دنیا بھر میں شیطانی طاقتوں کا فاتح اعظم اور افضل الرسلؐ جس سے بڑھ کر طاغوتی قوتوں کا سر کچلنے والا نہ آج تک پیدا ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ ایک ذلیل یہودی زادے کے شیطانی سحر کا نشانہ بن گیا تھا عقل انسانی کا بدترین استعمال ہے۔ (یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا) اور یہ صرف ہمارا دعویٰ ہی نہیں بلکہ خود سرور کائناتؐ (فداہ نفسی) نے اس کی تردید فرمائی ہے۔

اس کی وضاحت ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ (حضرت عائشہؓ نے اپنے متعلق پوچھا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔) میں نے پوچھا کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے تو آپؐ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عائشہؓ نے حیران ہو کر عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ کے ساتھ بھی کوئی شیطان لگا ہوا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مگر خدا نے مجھے شیطان پر غلبہ عطا فرمایا ہے حتٰی کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو چکا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ والجنّۃ والنار باب تحریش الشیطان)

کیا اس واضح اور صریح ارشاد کے ہوتے ہوئے یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کسی یہودی منافق نے جو قرآن کی رو سے ایک مغضوب علیہ قوم بھی ہے اپنے شیطان کی مدد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بلند مرتبہ انسان پر جادو کر دیا ہوگا۔ اور آپؐ اس شیطانی جادو سے متاثر ہو کر مدتوں پریشان اور مغموم اور بیمار رہے؟

جھوٹے لوگ حق کے مقابل پر ہر زمانہ میں ایسے باطل اور جھوٹے حربے استعمال کرتے رہے ہیں۔ مگر خدائے قدیر و عزیز ایسے تمام جھوٹوں کے پول کھولتا رہا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلۃ:23) یعنی خدا نے یہ بات لکھ رکھی ہے اور مقدر کر رکھی ہے کہ ہر رسول کے زمانہ میں مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے اور کوئی شیطانی حربہ ہمارے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔

آپؓ لکھتے ہیں کہ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے جو صحیح بخاری تک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی بیان ہوا ہے۔ سو اگر واقعہ کے سیاق و سباق اور یہودیوں اور منافقوں کے طور طریقوں کو مدّنظر رکھ کر غور کیا جائے تو اس واقعہ کی حقیقت کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہیے کہ اس مزعومہ سحر کا واقعہ صلح حدیبیہ کے بعد کا ہے۔ طبقات ابن سعد میں یہ لکھا ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا کی بنا پر عمرہ کی غرض سے مکہ تشریف لے جانے کا فیصلہ کیا اور وہاں تشریف لے گئے تھے مگر رستہ میں قریش کے روکنے کی وجہ سے بظاہر ناکام لوٹنا پڑا۔ یہ ظاہری ناکامی ایک ایسا بھاری صدمہ تھی کہ کافروں اور منافقوں نے تو مذاق اور طعن و تشنیع سے کام لینا ہی تھا لیکن بعض مخلص مسلمان حتٰی کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بلند پایہ بزرگ بھی اس ظاہری ناکامی کی وجہ سے وقتی طور پر متزلزل ہو گئے تھے۔ بخاری میں یہ بھی لکھا ہے۔ حضرت عمرؓ کی یہ روایت بخاری کی حدیث ہے۔ اِن حالات کا کمزور طبیعت کے لوگوں کے ابتلا کے خوف کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر طبعاً کافی اثر تھا اور آپؐ کچھ عرصے تک بہت فکرمند رہے اور لازماً اس فکر کا اثر آپؐ کی صحت پر بھی پڑا اور آپؐ اس گھبراہٹ میں خدا کے حضور کثرت سے دعائیں بھی فرماتے تھے جیسا کہ حدیث کے الفاظ دَعَا وَ دَعَا وغیرہ میں اشارہ ہے تا کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کی وجہ سے اسلام کی ترقی میں کوئی وقتی روک پیدا نہ ہو۔ یہ اسی قسم کی دعا تھی جیسا کہ آپؐ نے بدر کے میدان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کامیابی کا وعدہ ہونے کے باوجود دشمن کی ظاہری طاقت کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ۔

ان وجوہات سے آپؐ کے اعصاب اور آپؐ کی قوت حافظہ پر کافی اثر پڑا ہوا تھا اور آپؐ کچھ عرصہ کے لیے مرض نسیان میں مبتلا ہو گئے تھے۔ (کچھ روایتوں میں تو دو چار دن ہی ہیں یا دو دن ہیں یا ایک دن اور ایک رات ہے لیکن بہرحال جو بھی جتنے بھی دن تھے۔ کچھ اثر پڑا جو ایک لازمہ ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ کچھ دنوں کے لیے تھا اور یہ اس وجہ سے تھا جو آپؐ کو تفکرات تھے اور مسلمانوں کے ایمان میں کمزوری کی وجہ سے

بھی آپؐ کو فکر تھی۔) یہ ایک لازمہ بشری ہے جس سے خدا کے نبی تک مستثنیٰ نہیں۔ جب یہودیوں اور منافقوں نے یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آجکل بیمار ہیں اور ضعفِ اعصاب اور ضعفِ دماغ کی وجہ سے آپؐ کو نسیان کا مرض لاحق ہے تو انہوں نے حسب عادت فتنہ کی غرض سے یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے اور یہ کہ آپؐ کا یہ نسیان وغیرہ (اسی جادو کا نتیجہ ہے) اسی سحر کا نتیجہ ہے۔ اور انہوں نے اپنے قدیم طریق کے مطابق ظاہری علامت کے طور پر ایک کنویں کے اندر کسی کنگھی میں بالوں کی گرہیں وغیرہ باندھ کر اسے بھی دبا دیا۔

جب ان کے اس مزعومہ سحر کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے اس فتنہ کے سدِّ باب کے لیے خدا کے حضور مزید دعا فرمائی (اور جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا ہے کہ اس خبر کے پہنچنے کے بعد پھر آپؐ نے ایک دن یا ایک رات بہت شدت سے دعا کی) اور اپنے آسمانی آقا سے استدعا کی کہ وہ اس فتنہ کے بانی مبانی کے نام اور اس کے مزعومہ سحر کے طریق سے آپؐ کو مطلع فرمائے تا آپؐ اس باطل سحر کا تار پود بکھیر سکیں۔ چنانچہ خدا نے آپؐ کی مضطربانہ دعاؤں کو سنا اور رؤیا کے ذریعہ سے آپؐ پر اصل حقیقت کھول دی۔

قرآن کے اصولی ارشاد کہ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ (طٰہٰ:70) (یعنی نبیوں کے مقابل پر کوئی ساحر کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہوسکتا خواہ وہ کسی رنگ میں اور کسی جہت سے حملہ آور ہو) پھر قرآن کے اس قطعی فیصلے کی روشنی میں کہ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا (بنی اسرائیل:48) کہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کافروں نے یہی کہا تھا۔ پھر خود اس حدیث کے الفاظ اور انداز بیان اور محاورہ عرب پر غور کرنے کے نتیجہ میں بخاری کی یہ روایت یقیناً حکایت عن الغیر کے رنگ میں سمجھی جائے گی۔ حکایت عن الغیر کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر کلام کرنے والا اپنی طرف سے کلام کرتا ہے مگر حقیقتاً مراد یہ ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں۔ دوسرے کی بات بیان کی جاتی ہے۔ اس طرح اس روایت کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا (یعنی دشمنوں نے مشہور کر دیا کہ آپؐ کو سحر کر دیا گیا ہے) حضرت عائشہؓ نے خود نہیں کہا۔ اس کا ترجمہ اس طرح بنے گا کہ دشمنوں نے ہی مشہور کر دیا کہ آپؐ کو سحر کر دیا گیا ہے حتی کہ ان ایام میں آپؐ بعض اوقات خیال فرماتے تھے کہ آپؐ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ درحقیقت نہیں کیا ہوتا تھا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپؐ بعض اوقات خیال کرتے تھے کہ اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں حالانکہ آپؐ ان کے گھر میں نہیں گئے ہوتے تھے۔ انہی ایام میں حضرت عائشہؓ کی وضاحت کے مطابق آپؐ ایک دن میرے مکان میں تھے اور آپؐ گھبراہٹ میں بار بار خدا کے حضور دعا فرماتے تھے۔ اس دعا کے بعد آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! وہ کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا (خواب میں) میرے پاس دو آدمی آئے (یا کشفی رنگ میں۔) ان میں سے ایک میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کو پوچھا کہ اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ انداز گفتگو بھی حکایت عن الغیر کا ہے، دوسرے کے حوالے سے بات کرنے کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور پھر وہی لمبی بات جو پہلے بیان ہو چکی ہے کہ اس کو تکلیف یہ ہے کہ فلاں یہودی نے جادو کیا ہے اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کا اثر ہے۔ پھر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس خواب کے بعد یا اس کشف کے بعد آپؐ اپنے بعض صحابہؓ کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کا معائنہ فرمایا۔ اس پر کھجوروں کے کچھ درخت اگے ہوئے تھے (یعنی وہ اندھا سا کنواں تھا)۔ پھر آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس واپس تشریف لائے اور ان سے فرمایا عائشہ! میں اسے دیکھ آیا ہوں۔ اس کنویں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح سرخی مائل ہو رہا ہے (یہودیوں کا طریق تھا کہ لوگوں کی نظروں کو دھوکا دینے کے لیے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ایسے کنوئیں کے پانی کو رنگ دیتے تھے) اور اس کے کھجور کے درخت، تھوہر کے درختوں کی طرح مکروہ نظر آتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ نے اس کنگھی وغیرہ کو باہر نکال کر پھینک کیوں نہیں دیا؟ بعض میں آتا ہے کہ جلا کیوں نہیں دیا؟ آپؐ نے فرمایا خدا نے مجھے محفوظ رکھا اور مجھے شفا دے دی تو پھر میں اسے باہر پھینک کر لوگوں میں ایک بری بات کا چرچا کیوں کرتا؟ (جس سے کمزور طبیعت کے لوگوں میں سحر کی طرف خواہ نخواہ توجہ پیدا ہونے کا اندیشہ تھا) پس اس کنویں کو دفن کر کے بند کروا دیا گیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ حکایت عن الغیر (یعنی دوسروں کے حوالے سے جب بات کی جاتی ہے یا دوسروں کی بات کو آگے بیان کیا جاتا ہے) اس کا طریق کلام عربوں میں رائج تھا بلکہ خود قرآن کریم نے بھی بعض جگہ اس طرز کلام کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ دوزخیوں کو مخاطب کر کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ (الدخان:50) کہ یعنی اے جہنم میں ڈالے جانیوالے شخص! تو خدا کے اس عذاب کو چکھ۔ بے شک تُو بہت عزت والا اور بڑا شریف انسان ہے۔

اس جگہ یہ مراد ہرگز نہیں کہ نعوذ باللہ خدا دوزخیوں کو معزز اور شریف خیال کرتا ہے بلکہ حکایت عن الغیر کے رنگ میں مراد یہ ہے کہ اے وہ انسان جسے اس کے ساتھی اور وہ خود معزز اور شریف خیال کرتے تھے (دنیا میں غلط کام کرنے کے بعد سمجھتے تھے ہم بہت معزز ہیں) تو اب خدا کے آگ کے عذاب کا مزا چکھ۔ بعینہ یہی رنگ اس رؤیا میں ان دو آدمیوں یا دو فرشتوں نے اختیار کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رؤیا میں نظر آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جب یہ کہا کہ اس شخص کو سحر کیا گیا ہے تو ان کی مراد یہ نہیں تھی کہ ہمارے خیال میں سحر کیا گیا ہے مگر مراد یہ تھی کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسے سحر کیا گیا ہے۔ (جادو کیا گیا ہے) اور خواب کی اصل غرض و غایت اس کے سوا کچھ نہیں تھی کہ جو چیز ان خبیثوں نے چھپا کر اس کنوئیں میں رکھی ہوئی تھی اور اس کے ذریعہ وہ اپنے ہم مشرب لوگوں کو دھوکا دیتے تھے۔ (اپنے جیسے لوگوں کو دھوکا دیتے تھے، مشہور کر رہے تھے، منافقوں میں باتیں پھیلا رہے تھے)، اسے خدا اپنے رسولؐ پر ظاہر کر دے تا ان کے مزعومہ سحر کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان کے سحر کا آلہ سپرد خاک کر دیا گیا اور کنویں کو پاٹ دیا گیا۔ اور بالواسطہ طور پر اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا یہ فکر بھی کہ یہ لوگ اس قسم کی شرارتیں کر کے سادہ مزاج لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں زائل ہو گیا اور یہ خدائی وعدہ بڑی آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا کہ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ (طٰہٰ:70) یعنی ایک ساحر خواہ کوئی سا طریق اختیار کرے وہ خدا کے ایک نبی کے مقابلے پر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

بہرحال اوپر والی حدیث سے ذیل کی باتیں ثابت ہوتی ہیں: یہ کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کے بعد جس کی وجہ سے طبعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کی لغزش کے خیال سے کافی فکرمند تھے اور آپؐ کئی دنیوی باتیں جو گھریلو معاملات سے تعلق رکھتی تھیں بھول جاتے تھے۔

دوسرے آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر یہودیوں اور منافقوں نے جو ہمیشہ ایسی باتوں کی آڑ لے کر اسلام اور مقدّس بانیٔ اسلام کو بدنام کرنا چاہتے تھے یہ مخفی چرچا شروع کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے۔ ان کا یہ چرچا ایسا ہی تھا جیسا کہ انہوں نے غزوۂ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کرنا شروع کر دیا تھا اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تلخ کرنے کی ناپاک کوشش کی تھی۔

تیسرے یہ کہ اس مزعومہ سحر کی ظاہری علامت کے طور پر تا کہ سادہ طبع لوگوں کو زیادہ آسانی سے دھوکا دیا جا سکے ان خبیث فطرت لوگوں نے ایک یہودی نسل منافق لبید بن الاعصم کے ذریعہ اپنے طریق کے مطابق ایک کنگھی میں کچھ بالوں کی گرہیں باندھ کر اسے کنوئیں میں دبا دیا اور مخفی گپ شپ شروع ہوگئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید پریشانی کا موجب ہوئی۔

چوتھی بات یہ کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور اضطراب کے ساتھ دعائیں کیں کہ خدایا تو اپنے فضل سے اس فتنہ کا سدّ باب فرما اور مجھ پر اس کی حقیقت کو کھول دے تا کہ میں اس فتنہ کا ازالہ کر کے سادہ مزاج لوگوں کو ٹھوکر سے بچا سکوں۔ چنانچہ وہ بہ قبولیتِ دعا ظاہر ہو گیا۔

پانچویں یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کی ان دعاؤں کو سنا اور لَبید بن الاعصَم کی شرارت کا پول کھول دیا جس پر آپؐ چند گواہوں کی معیت میں اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اس کنگھی کو سپرد خاک کر دیا بلکہ کنوئیں تک کو پاٹ دیا تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

بالآخر یہ سوال رہ جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا تعالیٰ کے ایک عالی شان نبی بلکہ افضل الرسلؐ اور خاتم النبیینؐ تھے آپؐ کو نسیان کا عارضہ کیوں لاحق ہوا جو بظاہر فرائض نبوت کی ادائیگی میں رخنہ انداز ہوسکتا ہے؟ تو اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ ہر نبی کی دوہری حیثیت ہوتی ہے۔ ایک پہلو کے لحاظ سے خدا کا نبی اور رسول ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ خدا کے کلام سے مشرف ہوتا ہے اور دینی امور میں اپنے متبعین کا استاد قرار پاتا ہے اور ان کے لیے اسوہ بنتا ہے اور دوسرے پہلو کے لحاظ سے وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے اور تمام ان بشری لوازمات اور طبعی خطرات کے تابع ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ (الکہف:111) یعنی اے رسول! تو لوگوں سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں (اور تمام ان قوانین کے تابع ہوں جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں) ہاں میں یقیناً خدا کا ایک رسول بھی ہوں اور خدا کی طرف سے مخلوق خدا کی ہدایت کے لیے وحی والہام سے نوازا گیا ہوں۔ یہ اس کا تفسیری ترجمہ ہے۔

اس لطیف آیت میں انبیاء کی دُہری حیثیت کو نہایت عمدہ طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی انہیں ایک جہت سے

## کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

## کلامُ الامام

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

## کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

دوسرے انسانوں سے ممتاز کیا گیا ہے اور دوسری جہت سے ان کو دوسرے انسانوں کی صف سے باہر نہیں نکلنے دیا گیا۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ انبیاء بشری لوازمات اور انسان کے طبعی خطرات سے بالا ہوتے ہیں وہ جھوٹا ہے۔ یقیناً انبیاء بھی اسی طرح بیمار ہوتے ہیں جس طرح کہ دوسرے انسان بیمار ہوتے ہیں۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ وہ ملیریا بخار، ٹائیفائیڈ، (ضمناً یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ظاہری علامات جو درج ہیں۔ حدیث اور تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض ٹائیفائیڈ سے فوت ہوئے تھے) سِل، دق، دمہ، نزلہ، کھانسی، نقرس، دورانِ سر، اعصابی تکلیف، ذکاوت حس، گھبراہٹ، بے چینی، دماغی کوفت، نسیان، حوادث کے نتیجہ میں چوٹیں اور زخم، لڑائی کی ضربات وغیرہ وغیرہ سب کی زَد میں نبی آسکتے ہیں اور آتے رہے ہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی خاص نبی کو خدا کی طرف سے استثنائی طور پر کسی خاص بیماری سے حفاظت کا وعدہ دیا گیا ہو۔ اگر اس جگہ کسی کو یہ خیال گزرے کہ قرآن تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى (الاعلیٰ: 7)۔ (یعنی ہم تجھے ایک ایسی تعلیم دیں گے جسے تُو نہیں بھولے گا) تو اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ یہ وعدہ صرف قرآنی وحی کے متعلق ہے نہ کہ عام۔ اور مراد یہ ہے کہ اے رسولؐ! ہم اپنی جو وحی تجھ پر امت کی ہدایت کے لیے نازل کریں گے اسے تُو نہیں بھولے گا اور ہم قیامت تک اس کی حفاظت کریں گے۔ عام روزمرہ کی باتوں اور دنیوی امور یا دینی اعمال کے ظاہری مراسم کے متعلق یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ آپؐ کئی موقعوں پر بشری لوازمات کے ماتحت بھول جاتے تھے بلکہ حدیث میں یہاں تک آتا ہے کہ آپؐ بعض اوقات نماز پڑھاتے ہوئے رکعتوں کی تعداد کے متعلق بھی بھول گئے اور لوگوں کے یاد کرانے پر یاد آیا۔ بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث موجود ہے۔ اسی طرح اَور کئی موقعوں پر آپؐ بھول جاتے تھے۔

بلکہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے متعلق فرمایا ہے کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ اَنۡسٰی کَمَا تَنۡسَوۡنَ فَاِذَا نَسِیۡتُ فَذَکِّرُوۡنِیۡ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلّی خمسًا) یعنی مَیں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں اور جس طرح تم کبھی بھول جاتے ہو میں بھی بھول سکتا ہوں۔ پس اگر میں کسی معاملہ میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو۔

پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھی عام اور وقتی نسیان ہو جاتا تھا اسی طرح صلح حدیبیہ کے بعد کچھ عرصہ کے لیے بیماری کے رنگ میں نسیان ہو گیا تھا۔ چنانچہ یہی وہ تشریح ہے جو سحر والی روایت کے مطابق روایت کے تعلق میں بعض گزشتہ علماء نے کی ہے۔ مثلاً علامہ مَازَرِیّ فرماتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بیشمار پختہ دلائل موجود ہیں اور آپؐ کے معجزات بھی آپؐ کی سچائی پر گواہ ہیں۔ باقی عام دنیا کے امور جن کے لیے آپؐ مبعوث نہیں کیے گئے تھے سو اس تعلق میں یہ ایک بیماری کا عارضہ سمجھا جائے گا جیسا کہ انسان کو دوسری بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

اور علّامہ اِبنُ القَصَّار فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ عارضہ نسیان کا پیش آیا تو یہ بیماریوں میں سے ایک بیماری تھی جیسا کہ حدیث کے ان آخری الفاظ سے ظاہر ہے کہ اللہ نے مجھے شفا دے دی ہے۔ (اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔)

خلاصہ کلام یہ کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حالت جسے دشمنوں کے سحر کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے وہ ہرگز کسی سحر، جادو وغیرہ کا نتیجہ نہیں تھی۔ بلکہ پیش آمدہ حالات کے ماتحت محض بھولنے کی تکلیف تھی۔ نسیان کی بیماری تھی جسے بعض فتنہ پرداز لوگوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے خلاف پراپیگنڈے کا ذریعہ بنا لیا۔ قرآن مجید نبیوں پر سحر کے قصہ کو دور سے ہی دھکے دیتا ہے، ردّ کر دیتا ہے۔ عقل انسانی اسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حدیث کے الفاظ اس تشریح کو جھٹلاتے ہیں جو اس پر مڑھی جا رہی ہے۔ اور خود سرور کائنات افضل الرسلؐ کا ارفع مقام سحر والے قصہ کے تار پود بکھیر رہا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ یہ بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ جیسا کہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (اس وقت اُن کی زندگی کی بات کر رہے ہیں) کی روایت ہے۔ اس روایت کے مطابق سیرۃ المہدی کے حصہ اول کی روایت نمبر 75 میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ ایک متعصّب ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا قادیان آیا تھا۔ اور وہ علم توجہ یعنی ہپناٹزم کے سحر کا بڑا ماہر تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حاضر ہو کر آپؑ پر خاموشی کے ساتھ توجہ ڈالنا شروع کی تا کہ آپؑ سے بعض نازیبا حرکات کرا کے آپؑ کو لوگوں کی ہنسی کا نشانہ بنائے مگر جب آپؑ نے اس پر توجہ ڈالی تو وہ چیخ مار کر بھاگا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں یہ کیا ہوا تھا تو اس نے جواب دیا کہ جب میں نے مرزا صاحبؑ پر توجہ ڈالی تو مجھے یوں نظر آیا کہ میرے سامنے ایک خوفناک شیر کھڑا ہے جو مجھ پر حملہ کرنے والا ہے اور مَیں اس سے ڈر کر بھاگ نکلا ہوں۔ تو آپؓ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، جب خادم کا یہ مقام ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ہپناٹزم کا اثر نہیں ہونے دیا تو آقا کے متعلق یہ خیال کرنا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپؐ نعوذ باللہ ایک یہودی کے ہپناٹزم کا نشانہ بن گئے تھے یہ کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے۔

(ماخوذ از مضامین بشیر جلد 3 صفحہ 642 تا 653 مضامین 1959ء)

آخر میں زمانے کے حکم اور عدل کے اس بارے میں ارشادات پڑھ دیتا ہوں جو سب وضاحتوں اور تشریحوں پر حاوی ہیں۔

ایک شخص نے آپؑ کی مجلس میں سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کافروں نے جو جادو کیا تھا اس کی نسبت آپؑ کا کیا خیال ہے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ”جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے۔ بلکہ ان کو دیکھ کر جادو بھاگ جاتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَیۡثُ اَتٰی (طٰہٰ: 70)“ کہ ”دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر جادو تھا آخر موسیٰؑ غالب ہوا کہ نہیں؟ یہ بات بالکل غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر جادو غالب آ گیا۔ ہم اس کو کبھی نہیں مان سکتے۔ آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے برخلاف ہے۔ یہ تو عقل بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔ ایسی باتیں کہ اس جادو کی تاثیر سے (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حافظہ جاتا رہا، یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا کسی صورت میں صحیح نہیں ہو سکتیں۔“

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”معلوم ہوتا ہے کہ کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا دی ہیں۔ گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔ اس وقت احادیث جمع کرنے کا وقت تھا۔ گو انہوں نے“ (یعنی جو حدیثیں جمع کرنے والوں نے) ”سوچ سمجھ کر احادیث کو درج کیا تھا مگر پوری احتیاط سے کام نہیں لے سکے۔“ (باوجود بڑی احتیاطیں کرنے کے) ”وہ جمع کرنے کا وقت تھا لیکن اب نظر اور غور کرنے کا وقت ہے۔“ دیکھو اور غور کرو۔ کوئی حدیث قرآن کریم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت اور تقدّس سے ٹکراتی ہے تو وہ ردّ کرنے کے لائق ہے یا اس کی کچھ اَور تشریح ہے (جس طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے کی یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کی۔) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”آثارِ نبیؐ جمع کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔“ (نبیوں کی زندگی کے حالات جمع کرنا ثواب کا کام ہے۔ ان کی باتیں جمع کرنا ثواب کا کام ہے) ”لیکن یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جمع کرنے والے خوب غور سے کام نہیں لے سکتے۔ اب ہر ایک کا اختیار ہے کہ خوب غور اور فکر سے کام لے۔ جو ماننے والی ہو وہ مانے اور جو چھوڑنے والی ہو وہ چھوڑ دے۔ ایسی بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (معاذ اللہ) جادو کا اثر ہو گیا تھا اس سے تو ایمان اٹھ جاتا ہے۔“ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِذۡ یَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا (بنی اسرائیل: 48)“ کہ جب ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔ جس پر جادو ہوا ہوا ہے۔ جادو کے زیر اثر ہے۔ ”ایسی ایسی باتیں کہنے والے تو ظالم ہیں نہ مسلمان۔ یہ تو بے ایمانوں اور ظالموں کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (معاذ اللہ) سحر اور جادو کا اثر ہو گیا تھا۔ اتنا نہیں سوچتے کہ جب (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے تو پھر امت کا کیا ٹھکانہ؟ وہ تو پھر غرق ہی ہو گئی۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جس معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء مسّ شیطان سے پاک سمجھتے آئے ہیں یہ ان کی شان میں ایسے ایسے الفاظ بولتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 471-472)

الحمد للہ کہ ہم زمانے کے امامؑ کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بھی سمجھنے والے ہیں، پہچاننے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا“

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے“

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

New Lords Shoe Co.

Mob.8978952048

Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 31/اگست 2018 بطرز سوال و جواب

### بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال** سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص کی ولدیت ابو وقاص مالک بن اُھَیب تھی۔ آپ حضرت سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی تھے اور ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنوزھرہ سے تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر اور عمرو بن معاذ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ 2 ہجری میں 16 سال کی عمر میں غزوہ بدر میں آپ شہید ہوئے۔

**سوال** حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ کو جنگ بدر میں شامل ہونے کی اجازت کس طرح ملی؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: مدینہ سے تھوڑی دور نکل کر آنحضرتؐ نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور فوج کا جائزہ لیا۔ کم عمر بچے جو آنحضرتؐ کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے انکو واپس بھیجا گیا۔ حضرت عمیر بھی چھوٹی عمر کے تھے۔ انہوں نے جب بچوں کی واپسی کا حکم سنا تو لشکر میں اِدھر اُدھر چھپ گئے لیکن آخر انکی باری آئی اور آنحضرتؐ نے انکی واپسی کا حکم دیا۔ یہ حکم سن کر عمیر رونے لگ گئے اور آنحضرتؐ نے پھر ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر انہیں بدر میں شامل ہونے کی اجازت دی۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت قطبہ بن عامرؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت قطبہ بن عامر انصاری تھے۔ عامر بن حدیدۃ کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام زینب بنت عمرو ہے۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شامل ہوئے اور آپ اُن چھ انصار صحابہ میں سے ہیں جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ ان سے قبل انصار میں سے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔

**سوال** حضور انور نے حضرت قطبہ بن عامر اور ان کے ساتھیوں کی بیعت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: گیارہ نبوی کے ماہ رجب میں آنحضرتؐ کی مکہ میں مدینہ والوں سے پھر ملاقات ہوگئی۔ آپؐ نے حسب ونسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے نہایت محبت کے لہجے میں کہا کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں! آپ کیا کہتے ہیں؟ آپؐ بیٹھ گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن شریف کی چند آیات سنا کر اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ موقع ہے، ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے سبقت لے جائیں اور یہ کہہ کر سب مسلمان ہوگئے۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عقبہ اولیٰ میں بیعت کرنے والے اصحاب کے کیا نام بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: یہ چھ اشخاص تھے۔ ابواُمامہ اسعد بن زُرارہ جو بنونجار سے تھے اور تصدیق کرنے میں سب سے اول تھے۔ عوف بن حارث یہ بھی بنونجار سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے ننھیال کا قبیلہ تھا۔ رافع بن مالک جو بنوزریق سے تھے۔ جو قرآن شریف نازل ہو چکا تھا وہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا۔ قطبہ بن عامر جو بنی سلمہ سے تھے اور عقبہ بن عامر جو بنی حرام سے تھے اور جابر بن عبداللہ بن رئاب جو بنی عبید سے تھے۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت قطبہ بن عامر کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت قطبہ کا شمار ماہر تیر اندازوں میں ہوتا ہے۔ آپ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ اُحد میں آپ جوانمردی سے لڑے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنوسلمہ کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔

**سوال** جنگ بدر میں حضرت قطبہ بن عامرؓ نے کس ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: غزوہ بدر میں حضرت قطبہ کی ثابت قدمی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے دو صفوں کے درمیان ایک پتھر رکھا اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بھاگوں گا جب تک یہ پتھر نہ بھاگے یعنی شرط لگا دی کہ میری جان جائے تو جائے میدان چھوڑ کر میں نے نہیں بھاگنا۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شجاع بن وہب کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت شجاع بن وہب، وہب بن ربیعہ کے بیٹے تھے۔ آپ طویل القامت پتلے جسم والے اور نہایت گھنے بالوں والے تھے۔ آپ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ سال بعد حضورؐ کے ایماء پر مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلہ میں شریک ہو کر حبشہ چلے گئے تھے۔ مدینہ ہجرت کے بعد حضورؐ نے حضرت اوس بن خولی کو حضرت شجاع کا دینی بھائی بنایا تھا۔ آپ بدر، اُحد، خندق سمیت تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر میں جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔

**سوال** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شجاع بن وہب کو کس علاقہ کے رئیس کی طرف اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شجاع کو حارث بن ابی شمر غسّانی کی طرف جو دمشق کے قریب مقام غوطہ کا رئیس تھا، سفیر بنا کر بھیجا۔

**سوال** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث بن ابی شمر کو جو خط لکھا تھا اس کا مضمون کیا تھا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: اسکے الفاظ یہ تھے کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مِنۡ مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِلَی الۡحَارِثِ ابۡنِ اَبِیۡ شِمۡرٍ ۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی وَ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَصَدَّقَ فَاِنِّیۡ اَدۡعُوۡکَ اِلٰی اَنۡ تُؤۡمِنَ بِاللّٰہِ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ یَبۡقٰی لَکَ مُلۡکُکَ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حارث بن ابی شمر کی طرف، سلامتی ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اللہ پر ایمان لائے اور تصدیق کرے۔ بیشک میں تم کو اس خدا پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جو ایک ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسی صورت میں تمہاری سلطنت باقی رہے گی۔

**سوال** حارث بن شمر غسانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت شجاع کہتے ہیں کہ اس نے آنحضرتؐ کا خط پڑھا پھر اسے پھینک دیا اور غضبناک ہو کر کہنے لگا۔ کون ہے جو مجھ سے میری سلطنت چھین سکے۔ میں خود اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہوں۔ اس نے گھڑسواروں کو تیاری کا حکم دیا اور مجھ سے کہا کہ اپنے آقا سے یہاں کا سب حال بتا دینا۔ اس کے بعد اس نے قیصر شاہ روم کو آنحضرتؐ کے خط کا سارا واقعہ لکھ کر بھجوایا۔ قیصر نے اسے لکھا کہ اس نبی پر حملے کا خیال چھوڑ دو۔ تب اس نے اسی وقت آپ کو سو مثقال سونا دلائے جانے کا حکم دیا۔ حضرت شجاع کہتے ہیں کہ جب میں نے آنحضرتؐ کو سب حال بتایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تباہ ہوگیا۔

**سوال** حضرت شجاع بن وہبؓ نے بنوعامر کی سرکوبی کا کیا شاندار کارنامہ سرانجام دیا؟

**جواب** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماہ ربیع الاول سنہ 8 ہجری میں رسول اللہؐ کو خبر ملی کہ بنو ہوازن کی ایک شاخ بنوعامر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ آپ نے حضرت شجاع کو 24 مجاہدین دے کر ان لوگوں کی سرکوبی پر مامور فرمایا۔ حضرت شجاع مجاہدین کے ساتھ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے یہاں تک کہ اچانک صبح کے وقت بنوعامر کے سر پر جا پہنچے۔ وہ لوگ مسلمانوں کو اچانک اپنے سر پر دیکھ کر بوکھلا گئے۔ باوجود اسکے کہ وہ حملے کی تیاری کیلئے نکلے تھے اور پوری فوج بنا کے نکلے تھے، سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت شمّاس بن عثمانؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت شمّاس بن عثمان کے والد عثمان بن شرید تھے۔ غزوہ اُحد 3 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ آپ بنومخزوم میں سے تھے اور اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت شمّاس بن عثمان نے حبشہ سے واپسی پر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت مبشر بن عبد منذر کے ہاں قیام کیا۔ رسول اللہؐ نے حضرت شمّاس بن عثمان اور حضرت حنظلہ بن ابی عامر کے درمیان مؤاخات قائم کروائی۔

**سوال** حضرت شمّاس بن عثمان نے جنگ احد میں کس جوانمردی کا مظاہرہ کیا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت شمّاس غزوہ اُحد میں بہت جانفشانی سے لڑے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے شمّاس بن عثمان کو ڈھال کی مانند پایا ہے۔ آپؐ دائیں یا بائیں جس طرف بھی نظر اٹھاتے شمّاس کو وہیں پاتے۔ حضرت شمّاس نے اپنے آپ کو آپؐ کے سامنے ڈھال بنا لیا تھا یہاں تک کہ آپ شدید زخمی ہو گئے اور آپ کو اسی حالت میں مدینہ اٹھا کر لایا گیا اور حضرت ام سلمہ کے گھر وفات پائی۔ آپکی تدفین مقام احد میں ہوئی۔

**سوال** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوعبس بن جبر کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوعبس بن جبر کے والد کا نام جبر بن عمرو تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوحارثہ سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بدل کر عبدالرحمٰن کر دیا تھا۔ کعب بن اشرف یہودی کو جن اصحاب نے قتل کیا یہ بھی ان میں شامل تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت ابوعبس اور حضرت خُنَیس کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ 34 ہجری میں ستر برس کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔

**سوال** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبسؓ کو کیا معجزہ عطا فرمایا؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: زمانہ نبوی میں حضرت ابو عبس کی بینائی چلی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ایک عصا دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے روشنی حاصل کرو۔ چنانچہ وہ عصا آپ کے آگے روشنی کیا کرتا تھا۔

**سوال** حضور انور نے حضرت ابوعقیل بن عبداللہ انصاری کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوعقیل بن عبداللہ انصاری کے والد عبداللہ بن ثعلبہ تھے۔ ان کا پرانا نام عبدالعُزّٰی تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق غرض تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جنگ یمامہ میں بارہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے۔

**سوال** خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

**جواب** حضور انور نے محترم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب شہید کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا: جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

# سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

## واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس، Sam Brownback ایمبیسڈر انٹرنیشنل رِلیجیس فریڈم امریکہ اور Jamie Raskin یو.ایس کانگرس مین کی حضور انور نے ملاقات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

### 30/اکتوبر 2018ء (بروز منگل) بقیہ رپورٹ
### واقفینِ نو کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سجیل حیدر خان نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم خواجہ ثمر فراز نے پیش کیا اور انگریزی ترجمہ عزیزم خالد احمد حسین نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم ہشام احمد ملک نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اس کے بعد تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔ اس حدیث کا انگریزی ترجمہ عزیزم ظافر احمد نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم منیب احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں: ’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں، قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔‘‘

نیز حضورؑ فرماتے ہیں: ’’میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306،305)

اس کے بعد عزیزم اُسامہ احمد گل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم احمد سلام نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پیش کی۔ عزیزم حارث چوہدری نے اس نظم کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم ایقان احمد اور زیرک احمد نے ’خلافت کی برکات‘ کے عنوان پر ایک Presentation دی۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفینِ نو بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ایک واقف نو بچہ نے سوال کیا کہ حضور کے اس دورہ امریکہ کا خلاصہ کیا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب دورہ ختم ہوگا تو پھر بتاؤں گا۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ قصر نماز کی کیا شرائط ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قرآن اور حدیث کی رو سے جب آپ سفر میں ہوں، خطرے کی حالت میں ہوں تو نماز قصر کی جاتی ہے۔ حدیث سے جو ثابت ہوتا ہے چودہ دن تک کا سفر ہے تو دو ہفتے تک نماز قصر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کسی جگہ دو ہفتے کیلئے ٹھہرتے ہیں تو نماز قصر کریں لیکن اگر پروگرام دو ہفتے سے زیادہ ٹھہرنے کا ہے تو پھر قصر نماز نہیں ہے۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہر چیز کو فوراً بنا سکتا ہے تو زمین آسمان بنانے کے لئے چھ یا سات دن کیوں لئے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ہمارے چھ سات دن نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن ہیں۔ یہ دراصل مختلف مراحل ہیں، یہ تمثیلی زبان استعمال کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز ایک ارتقاء کے عمل سے گزارتے ہوئے بنائی ہے۔ آپ ارتقاء کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلے دن بھی عقل دے سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی اسی میں حکمت تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح کفار نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو ایک دفعہ ہی کیوں نہیں نازل فرما دیتا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکی حکمت یہ ہے کہ تا کہ تم اس کی تعلیم کو برداشت کرسکو اور یاد بھی رکھ سکو۔ تو انسان کا ارتقاء آہستہ آہستہ مرحلہ وار ہوا ہے اسی طرح دنیا بنی ہے۔ پہلے زندگی نہیں تھی، آگ تھی جو کہ پانی سے ٹھنڈی ہوئی۔ پھر ایک اور پراسیس چلا۔ پس ان مختلف مراحل کو دنوں سے تشبیہ دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ہمارے دن بلکہ یہ تمثیلی زبان استعمال کی گئی ہے۔

☆ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ جب حضور خلیفہ بنے تھے تو آپ کو کیسا محسوس ہوا تھا؟ اور آپ کب سے خلیفہ ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے سے دریافت فرمایا کہ تمہاری عمر کیا ہے؟ تو بچے نے جواب دیا کہ گیارہ سال۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم پیدا ہوئے تھے اس سے چار سال پہلے خلیفہ منتخب ہوا تھا۔ اور جہاں تک یہ بات ہے کہ کیسا لگا تھا تو ایسے لگا تھا کہ بہت زیادہ بوجھ پڑ گیا ہے۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ میری پچھلے سال شادی ہوئی ہے۔ نئے شادی شدہ جوڑوں کے لئے کوئی نصیحت فرمادیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو شادی کی مبارک ہو اور نصیحت یہ ہے کہ ہر ایک انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں۔ کوئی بھی انسان کامل نہیں ہوتا، نہ خاوند نہ بیوی، نہ لڑکا نہ لڑکی۔ اس لئے اگر ایک دوسرے کی کمیاں دیکھو تو اپنی زبان اور آنکھیں بند کر لیا کرو۔ اس سے بڑی آرام سے زندگی گزرے گی۔

☆ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور جب آپ چھوٹے تھے تو آپ کا کیا دل کرتا تھا کہ آپ بڑے ہوکر کیا بنیں گے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ’جو میرا دل کرتا تھا وہ تو میں نہیں بنا۔‘

☆ایک وقف نو نے سوال کیا کہ سونے کے برتن میں کھانا کھانا حرام کیوں ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سونا دکھاوے کی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کو دکھاوا اور ایسی چیزیں پسند نہیں۔ ایک طرف تم سونے کے برتن میں کھانا کھا رہے ہو اور غریب آدمی کو مٹی کے برتن میں بھی کھانا نہیں ملتا۔ ایک تو یہ وجہ ہے دوسرا اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا کہ اپنی دولت کا اس طرح اظہار کیا جائے، آج کل دنیا میں ہمارے مسلمان بادشاہ بھی اس طرح کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سادگی پسند ہے۔ اس سے بہتر ہے غریبوں کو پیسہ دو خیرات کرو، لوگ بھوکے مر رہے ہیں، سوڈان میں، صومالیہ میں اور یمن میں ان کو دو۔ یہ احساس دلانے کیلئے ہے کہ ایک طرف سونے میں کھانے والے اور دوسری طرف لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سادگی پسند ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ ’تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں‘۔ تو عاجزی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں بھی کہا ہے کہ تم اپنے آپ کو لوگوں سے کمتر سمجھو، عاجزی دکھاؤ۔ اگر تم سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھاؤ گے تو تمہارے اندر غرور، لاپرواہی اور تکبر پیدا ہو جائے گا اور غرور و تکبر اچھا نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتا ہے۔

☆ایک واقف نو نے عرض کیا کہ پیارے حضور میرا سوال نہیں ہے لیکن میں حضور انور کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ حضور انور اتنی زیادہ مصروفیت سے وقت نکال کر ہمارے پاس تشریف لائے ہیں اور ہمارے ساتھ وقت گزارا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جزاکم اللہ۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تم یہاں کب آئے تھے تو خادم نے جواب دیا کہ پندرہ سال ہو گئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پندرہ سالوں میں تم نے اپنی اردو اور آواز اچھی رکھی ہوئی ہے۔

واقفینِ نو کیساتھ یہ کلاس سوا نو بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام شامل ہونے والے واقفین کو باری باری جائے نماز عطا فرمائے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

### 31/اکتوبر 2018ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

### انٹرنیشنل رِلیجیس فریڈم امریکہ کے ایمبیسڈر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

پروگرام کے مطابق 10 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں انٹرنیشنل رِلیجیس فریڈم امریکہ کے ایمبیسڈر Sam Brownback صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے آئے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ان کے ایک قریبی دوست Richard Simmons اور انکے سٹاف کے دو ممبران Sameer Hossein اور Howard Chuang بھی موجود تھے۔

ایمبیسڈر صاحب نے بتایا کہ انہیں اس بات کی بہت خوشی ہوئی کہ یو.ایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مکمل port courtesies فراہم کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ انتہاء پسندی اور شدت پسندی کے خلاف ایک اہم آواز ہیں۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جو بھی courtesies ملی ہیں وہ حضور انور کے مقام کے مطابق ہیں۔

اسکے بعد ایمبیسڈر صاحب نے پاکستان میں احمدیوں کی پرسیکیوشن کے حوالہ سے بات کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان اور ملائشیاء میں تو ہمارے خلاف قانون بنا ہوا ہے۔ یہاں ہم اپنے مذہب کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح

بنگلادیش، انڈونیشیا اور مڈل ایسٹ ممالک میں بھی ہماری مخالفت ہے۔ مذہب کے اظہار پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اسلامی شریعت میں ارتداد کے حوالہ سے قانون نہیں ہے۔ جو اس حوالہ سے کہتے ہیں کہ اسکی یہ سزا ہے وہ اپنی طرف سے اپنی تشریحات کے مطابق کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالشکور صاحب کی قید اور سزا کے حوالہ سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 82 سال ان کی عمر ہے اور ان کو اس بات پر گرفتار کیا گیا کہ انہوں نے احمدیوں کی تربیت کیلئے بعض کتابیں اپنی دوکان میں رکھی ہوئی تھیں۔ Anti Terrorist Police نے اسلحہ سے مسلح ہو کر ان کی دوکان پر raid کیا اور دہشت گردی کے الزام میں ان کو گرفتار کیا اور قید کی سزا دی۔

حضور انور نے فرمایا: مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ ایک انسان جو مانتا ہے اس کا تعلق دل سے ہے۔ کوئی دوسرا شخص کس طرح کہہ سکتا ہے کہ تمہارا عقیدہ ہے، جو دعویٰ ہے، جو تمہارے دل میں ہے تم اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ کوئی بھی دوسرا شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پاکستان میں ملاں کی پولیٹیکل ویلیو نہیں ہے، سٹریٹ ویلیو ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ 1999ء میں مَیں بھی دس گیارہ دن کیلئے جیل میں رہا ہوں۔ انہی قوانین کے تحت جو حکومت پاکستان نے ظالمانہ طور پر احمدیوں کے خلاف بنائے ہیں۔

پاکستان میں احمدیوں کے ووٹ کے حق کے متعلق بات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں ووٹ دینے کا حق نہیں ہے۔ ہمارے لئے انہوں نے یہ شرط رکھی ہے کہ پہلے اپنے آپ کو غیر مسلم کہو اور نہ مسلمانوں کی طرح عمل کرو تو پھر تمہیں ووٹ دینے کا حق دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو حکومت کو چاہئے کہ وہ احمدیوں کو ووٹ کا حق دے۔ فوری طور پر blasphemy law کا خاتمہ بے شک نہ ہو لیکن احمدیوں کو ووٹ کا حق فوری ملنا چاہئے۔

ایمبیسڈر Brownback صاحب نے استفسار کیا کہ دوسرے سنی مسلمان احمدیوں سے اسقدر نفرت کیوں کرتے ہیں؟ اسکے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسیح و مہدی آئے گا اور اسلام کا احیائے نو کرے گا۔ ان سنی مسلمانوں کا عقیدہ ہے، مسیح زندہ آسمان پر موجود ہے، وہ آسمان سے آئے گا۔

ہم کہتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر نہیں ہے بلکہ فوت ہو چکا ہے، آسمان سے کوئی نہیں آئے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو اس کا ٹائٹل نبی کا ہوگا۔ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں، اس لئے ان کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لیکن اس بات کو مانتے ہیں کہ اگر مسیح آسمان سے آئے تو وہ نبی ہوگا۔ لیکن اس آسمان سے آنے والے مسیح کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شخص دعویٰ کرے کہ خدا تعالیٰ نے اُسے بھیجا ہے اور وہ نبی ہے تو یہ غلط ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ختم نہیں کر سکتے۔ وہ کسی کو نبی کے ٹائٹل کے ساتھ بھیج سکتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ نئی شریعت نہیں آسکتی۔ نبی کریم ﷺ کی شریعت کے تابع نبی آسکتا ہے۔

بانی جماعت احمدیہ نے یہی دعویٰ کیا کہ آپ مسیح ہیں، مہدی ہیں اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کے تابع نبی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہی پیشگوئی فرمائی تھی کہ آنے والا مسیح آپ کی امت میں سے آئے گا اور اسلام کا احیائے نو کرے گا۔ تلوار کے جہاد کی بجائے اسلامی تعلیمات کے ذریعہ امن پھیلائے گا۔

مسیح موسوی کے قدموں پر آئے گا۔ پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی آسکتا ہے، نئی شریعت کے ساتھ نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی شریعت کے تابع آسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وجہ سے ہم کو اسلام کے دائرہ سے باہر نکال دیا ہے کہ تم نبی کے قائل ہو۔ حضور انور نے فرمایا: سب مذاہب والے اس انتظار میں ہیں کہ کوئی مصلح آئے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں جس نے آنا تھا، وہ آچکا ہے اور آخری زمانہ میں صرف ایک ہی نے آنا تھا اور سب کو ایک ہاتھ پر متحد کرنا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ نے جب دعویٰ کیا تو بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ آپ کو کس طرح مان لیں جبکہ کتابوں میں لکھا ہے کہ مسیح سے پہلے ایلیاء نبی نے آنا ہے اور ایلیاء ابھی نہیں آیا۔ آپؑ نے جواب دیا کہ جو ایلیاء ہے وہ یحیٰی ہیں۔ ماننا چاہتے ہو تو مانو۔

حضور انور نے فرمایا: ہر مذہب میں بعض ایسی چیزیں اور تعلیم میں بعض استعارے ہوتے ہیں جن کی مختلف لحاظ سے تشریح کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیں بحیثیت انسان ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ سب مذاہب میں ایک بات کامن، مشترک ہے جس پر ہم سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ کہ آؤ اُس ایک بات پر ہی اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ خدا کی ذات ہے۔ ہمارا سب کا خدا ایک ہی ہے۔ آؤ اسی بات پر اکٹھے ہو جائیں۔ حضرت ابراہیمؑ پر سب ایمان لاتے ہیں تو اس بناء پر بھی ہم سب مل کر رہ سکتے ہیں۔ ایک ہو کر رہ سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب حل یہی ہے کہ مل کر بیٹھیں اور انسانیت کیلئے سوچیں اور مسئلے حل کریں۔

ایمبیسڈر صاحب نے عرض کیا کہ وہ یروشلم، سعودی عرب اور ویٹیکن سٹی میں ابراہیمی مذاہب کا ایک سمپوزیم منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حیفہ میں ہماری جماعت قائم ہے۔ وہاں ہمارا مشن اور مسجد بھی ہے۔ ہمارے وہاں سب کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات ہیں اور سب ہمارا بھی عزت واحترام کرتے ہیں۔ آپ وہ بھی venue کے طور پر رکھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: سب سے اہم چیز یہ ہے کہ امن، رواداری اور برداشت پیدا ہو اور آج دنیا کو اسی کی ضرورت ہے۔

ایمبیسڈر صاحب نے پاکستان جا کر ربوہ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا جس پر حضور انور نے فرمایا: آپ ضرور جائیں اور جا کر ربوہ دیکھیں۔

ایمبیسڈر صاحب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ملاقات 10 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

## یو.ایس کانگرس مین کی حضور انور نے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق یو ایس کانگرس مین Jamie Raskin نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ اس ملاقات میں کانگرس مین کے سینئر کونسل Devon Ombres بھی موجود تھے۔

کانگریس مین نے بتایا کہ انہوں نے House of Representative کے فلور سے ''شکور بھائی'' کے حق میں آواز اُٹھائی تھی اور انہیں ''prisoner of conscience'' کہا۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور انور اسلام میں بڑی مضبوط اور منظم برانچ کے لیڈر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل یہ ہے کہ ہم اسلام کی اصل حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ کوئی نئی تعلیم نہیں ہے۔ ہم تو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔

احمدیوں کی پرسی کیوشن کے حوالہ سے کانگریس مین نے استفسار کیا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے 1974ء میں ہمیں غیر مسلم قرار دیا تھا تا کہ دنیا میں اُسے مسلمانوں کی لیڈر شپ مل جائے۔ بعد میں 1984ء میں اس وقت کے ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے ہمارے خلاف مزید بڑے سخت قوانین بنائے کہ احمدی تبلیغ نہیں کر سکتے، اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، بچوں کا اسلامی نام نہیں رکھ سکتے۔ مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اگر السلام علیکم کہیں تو تین سال قید کی سزا ہوگی۔

حضور انور نے عبدالشکور صاحب (شکور بھائی) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو محض اس وجہ سے گرفتار کیا گیا کہ انہوں نے احمدیوں کی تربیت کیلئے بعض کتابیں اپنی دوکان میں رکھی ہوئی تھیں۔ اینٹی ٹیررسٹ پولیس مسلح ہو کر آئی اور ان پر دہشت گرد ہونے کا الزام لگا کر گرفتار کر لیا اور آجکل یہ جیل میں ہیں اور 82 سال ان کی عمر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ملاں کی پولیٹیکل ویلیو نہیں ہے، صرف سٹریٹ ویلیو ہے۔

کانگریس مین کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا: میں پہلے پاکستان میں تھا۔ اب لندن میں مقیم ہوں۔ پاکستان میں ان مخالف قوانین کی وجہ سے اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: مذہب میں جبر نہیں ہے۔ اسلام امن، بھائی چارہ، رواداری اور سلامتی کا مذہب ہے۔ ساری دنیا سے خاص کر افریقہ کے ممالک سے ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ باوجود شدید مخالفت کے پاکستان سے بھی لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ بعض اپنے احمدی ہونے کو ظاہر نہیں کرتے، اگر ظاہر کریں گے تو ان قوانین کے تحت آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا جو جہاد ہے وہ یہ ہے کہ معاشرہ میں امن وسلامتی اور رواداری کا قیام ہو۔ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں اور معاشرہ میں عدل وانصاف کا قیام ہو۔ یہی اصل جہاد ہے، جو اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے غلام صادق بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے اور آج جماعت احمدیہ ہر جگہ اسی جہاد میں مصروف ہے۔

اسٹیٹ اور مذہب کے علیحدہ ہونے کے حوالہ سے ذکر ہوا تو اس پر کانگرس مین نے کہا وہ اس حوالہ سے ایک مضمون لکھنا چاہتے ہیں جس میں وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو بھی quote کرنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں رضا کاران کے کام کے حوالہ سے تفصیل بیان فرمائی کہ کس طرح جماعت ہر سال لاکھوں ڈالر بچاتی ہے۔ ہمارے جلسوں کے موقع پر ہزاروں افراد کا کھانا ہمارے والنٹیئر ز پکاتے ہیں۔ جہاں آپ لوگ ملینز خرچ کرتے ہیں وہاں ہم وہ کام چند ہزار میں کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کے خلاف جو حکومت نے قوانین بنائے ہوئے ہیں انکی وجہ سے احمدیوں کے خلاف پرسی کیوشن، سٹیٹ پرسی کیوشن ہے۔ وہاں ہماری عورتیں جب چیزیں خریدنے کیلئے دوکان پر جاتی ہیں تو دوکاندار کہتا ہے کہ تم احمدی ہو، دوکان سے نکل جاؤ۔ اس پر کانگرس مین نے عرض کیا کہ کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کے کردار، رویہ اور رکھ رکھاؤ سے پتہ چل جاتا ہے اور ملاں بھی جاسوسی کرتے ہیں، احمدیوں پر نظر رکھتے ہیں تو علم ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب پاکستان میں یہ بھی ہوا ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی جاتی ہے۔ عید کے بعد پولیس ایک احمدی کے گھر آگئی۔ جانور بھی لے گئی اور احمدی کو بھی ساتھ لے گئی۔ اب وہاں تو پولیس پبلک، مولوی سب احمدیوں کے خلاف پرسی کیوشن میں involve ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف نفرت کا یہ معیار ہے کہ عمران خان نے ملاں کے دباؤ سے مجبور ہو کر ایک احمدی اکانومسٹ عاطف میاں کو اکنامک ایڈوائزری کونسل سے نکال دیا ہے۔

کانگرس مین نے عرض کیا اب وہ پہلے کی نسبت بڑھ کر جماعت کے ساتھ مل کر احمدیوں کی پرسی کیوشن کے حوالہ سے کام کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 1999ء میں جو وقت جیل میں گزارا تھا، کانگرس مین نے اُس حوالہ سے بھی سوالات کئے اور کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ کہنے لگے کہ احمدیوں کی پرسی کیوشن انہیں یہودیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کی یاد دلاتی ہے۔

کانگرس مین Jamie Raskin کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ ملاقات سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

**وصایا** منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**مسل نمبر** 9521: مَیں طیبہ حسن زوجہ مکرم محمد حمید اللہ حسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 انگوٹھیاں، زیور نقرئی ایک سیٹ مع ہار و بالیاں، انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شبیر احمد انسپکٹر بیت المال آمد الامۃ: طیبہ حسن گواہ: داؤد احمد ڈار

**مسل نمبر** 9522: مَیں عطیۃ المبارک بنت مکرم مبارک احمد وگے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شبیر احمد مبشر الامۃ: عطیۃ المبارک گواہ: حمید اللہ حسن

**مسل نمبر** 9523: مَیں شفیقہ بیگم زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن بالسو ضلع کولگام صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 انگوٹھیاں، 2 بالیاں، چین (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سراج الحق الامۃ: شفیقہ بیگم گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد

**مسل نمبر** 9524: مَیں عبد القیوم نائک ولد مکرم عبد الرحیم نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور تحصیل دمہال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 4 کنال (باغ)، رہائشی زمین مع مکان (دو بھائیوں میں مشترک) میرا گزارہ آمد از مزدوری سالانہ -/2,00,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: غلام علی نائک العبد: عبد القیوم نائک گواہ: حمید اللہ حسن

**مسل نمبر** 9525: مَیں فریدہ بیگم زوجہ مکرم عبد السلام شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد شیخ الامۃ: فریدہ بیگم گواہ: سمیع اللہ شیخ

**مسل نمبر** 9526: مَیں کلیم منور خان ولد مکرم منور احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن چیک ایمریچھ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاریپورہ ضلع کولگام صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد قریشی العبد: کلیم منور خان گواہ: حمید اللہ حسن

**مسل نمبر** 9527: مَیں سمیرہ جان بنت مکرم محمد اقبال صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد الامۃ: سمیرہ جان گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر

**مسل نمبر** 9528: مَیں آصفہ جان بنت مکرم محمد اقبال صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد الامۃ: آصفہ جان گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر

**مسل نمبر** 9529: مَیں شیخ یاسر عرفات ولد مکرم ناصر احمد شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد گنائی العبد: شیخ یاسر عرفات گواہ: ناصر احمد شیخ

**مسل نمبر** 9530: مَیں وسیم احمد گنائی ولد مکرم عبد الحمید گنائی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد العبد: وسیم احمد گنائی گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر

**مسل نمبر** 9531: مَیں عباس احمد میر ولد مکرم اشفاق احمد میر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دار البرکات (نزد جامعہ مسجد) ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر العبد: عباس احمد میر گواہ: ارشاد احمد مبلغ سلسلہ

**مسل نمبر** 9532: مَیں نیلوفر اختر زوجہ مکرم ارشاد احمد ٹھوکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 انگوٹھی، 4 جوڑی کانٹے، برسلیٹ، ہار (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید ناصر احمد ندیم الامۃ: نیلوفر اختر گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر

**مسل نمبر** 9533: مَیں شبنم جان بنت مکرم غلام حسن گنائی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد الامۃ: شبنم جان گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر مبلغ سلسلہ

**مسل نمبر** 9534: مَیں شیخ حسینہ بنت مکرم ناصر احمد شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ یاسر عرفات الامۃ: شیخ حسینہ گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد

**مسل نمبر** 9535: مَیں جمیلہ بیگم زوجہ مکرم اشتیاق احمد میر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد الامۃ: جمیلہ بیگم گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر

**مسل نمبر** 9536: مَیں خوشبو جان بنت مکرم اشتیاق احمد میر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دار البرکات (نزد جامعہ مسجد) ڈاکخانہ ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر

انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال آمد  الامۃ: خوشبو جان  گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر معلم سلسلہ

**مسل نمبر** 9537: مَیں ڈاکٹر وسیم باری ٹاک ولد مکرم عبدالرحیم ساجد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین بڈشاہ نگر (نٹی پورہ) ضلع سرینگر، مستقل پتا: مکان نمبر 46 مومن لین بڈشاہ نگر ضلع سرینگر صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29؍نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین مع مکان 15 مرلہ بمقام مومن لین سرینگر، زمین مع مکان 8 مرلہ بمقام ننگل باغبانہ قادیان، زمین 10 مرلہ بمقام ترکھاناں والی قادیان (مندرجہ بالا جائداد اہلیہ کے ساتھ مشترک ہے) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1,00,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد مشتاق  العبد: وسیم احمد باری ٹاک  گواہ: عارف احمد نائک مبلغ سلسلہ

**مسل نمبر** 9538: مَیں رفعت آراء زوجہ مکرم ڈاکٹر وسیم باری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین بڈشاہ نگر (نٹی پورہ) ضلع سرینگر، مستقل پتا: مکان نمبر 46 مومن لین بڈشاہ نگر ضلع سرینگر صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29؍نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین مع مکان 15 مرلہ بمقام مومن لین سرینگر، زمین مع مکان 8 مرلہ بمقام ننگل باغبانہ قادیان، زمین 10 مرلہ بمقام ترکھاناں والی قادیان (مندرجہ بالا جائداد شوہر کے ساتھ مشترک ہے) زیور طلائی 10 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر 1 لاکھ روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر احمد مشتاق  الامۃ: رفعت آراء  گواہ: عارف احمد نائک مبلغ سلسلہ

**مسل نمبر** 9539: مَیں شہنازہ اختر زوجہ مکرم مبارک احمد شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28؍نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی، انگوٹھی، ناک کے پھول (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید ناصر احمد ندیم  الامۃ: شہنازہ اختر  گواہ: ارشاد احمد ٹھوکر

**مسل نمبر** 9540: مَیں محمد یاسین بھٹی ولد مکرم محمد اسماعیل بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین نصف کنال۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8640 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالجبار بھٹی  العبد: محمد یاسین بھٹی  گواہ: عمران احمد بھٹی

**مسل نمبر** 9541: مَیں شبنم کوثر بنت مکرم محمد بشیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور احمد ساجد  الامۃ: شبنم کوثر  گواہ: عبدالجبار بھٹی

**مسل نمبر** 9542: مَیں جان بیگم زوجہ مکرم منظور احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالجبار بھٹی  الامۃ: جان بیگم  گواہ: وجاہت احمد بھٹی

**مسل نمبر** 9543: مَیں عمران احمد کامل ولد مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/18,690 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمران احمد بھٹی  العبد: عمران احمد کامل  گواہ: عبدالجبار بھٹی

**مسل نمبر** 9544: مَیں عطیۃ الحئی زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر مبلغ 2 لاکھ روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یوسف  الامۃ: عطیۃ الحئی  گواہ: منصور احمد ساجد

**مسل نمبر** 9545: مَیں منظور احمد بھٹی ولد مکرم عبدالرحمن بھٹی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 1 کنال۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالجبار بھٹی  العبد: منظور احمد بھٹی  گواہ: وجاہت احمد بھٹی

**مسل نمبر** 9546: مَیں ناہدہ کوثر زوجہ مکرم عبدالہادی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریکی بان تحصیل درہال صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالہادی  الامۃ: ناہدہ کوثر  گواہ: عبدالجبار بھٹی

**مسل نمبر** 9547: مَیں محمد رفیق ولد مکرم سراج دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن سکنہ سنگیوٹ ڈاکخانہ سنگیوٹ تحصیل مینڈر صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 1 کنال۔میرا گزارہ آمد از زمینداری ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد پردیسی  العبد: محمد رفیق  گواہ: عنایت الدین

**مسل نمبر** 9548: مَیں عبدالہادی ولد مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریکی بان تحصیل درہال صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مختار احمد بھٹی  العبد: عبدالہادی  گواہ: سلطان احمد ظفر ناظم ارشاد وقف جدید

**مسل نمبر** 9549: مَیں طیب حسین ولد مکرم خادم حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمران احمد  العبد: طیب حسین  گواہ: خادم حسین

**مسل نمبر** 9550: مَیں وجاہت احمد بھٹی ولد مکرم محمد افضل بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں اینڈ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمران احمد بھٹی  العبد: وجاہت احمد بھٹی  گواہ: عبدالجبار بھٹی

# نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/دسمبر 2018ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

## نماز جنازہ حاضر

**(1) مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب**

**ابن مکرم سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم (کنگسٹن، یو.کے)**

18/دسمبر 2018 کو طویل علالت کے بعد 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم سید عبد الستار شاہ صاحب کے پوتے، حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب، حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے بھتیجے اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے بھائی تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم قادیان سے اور پھر ٹی.آئی.کالج لاہور سے حاصل کی۔ 1955ء میں یو.کے آئے اور کچھ عرصہ یہاں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

**(2) مکرم حبیب الرحمن صاحب (لوٹن، یو.کے)**

18/دسمبر 2018 کو ہارٹ فیل ہونے سے 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لوکل جماعت کی ضیافت ٹیم میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

## نماز جنازہ غائب

**(1) مکرم بشیر احمد ڈار صاحب**

**(دار العلوم غربی حلقہ خلیل، ربوہ)**

2/جون 2018 کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قیام پاکستان کے وقت قادیان سے ہجرت کر کے سیالکوٹ آئے اور پھر جماعتی وفد کے ساتھ لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ الفضل میں تیس سال بطور کاتب خدمت کی توفیق پائی اور ساتھ دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ میں بھی بطور کارکن خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، اپنوں اور غیروں سے یکساں سلوک کرنے والے، غریبوں کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ادریس احمد ڈار صاحب یہاں جامعہ احمدیہ یو.کے میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

**(2) مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ**

**اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب (جرمنی)**

21/اکتوبر 2018 کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پاکستان میں حلقہ حاجی آباد (فیصل آباد) اور جرمنی میں مجلس Borken کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پاکستان اور جرمنی میں کافی بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ پاکستان میں مستحق لوگوں اور غریب رشتہ داروں کی مالی امداد کیا کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتیں اور چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی کوشش کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(3) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ**

82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنے خاندان میں اکیلے بیعت کی تھی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، مخلص باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ بہت سے قرآنی حصے اور دعائیں زبانی یاد تھیں۔ بچوں کو باقاعدگی سے نماز باجماعت کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عامر لطیف صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی نانی تھیں۔

**(4) مکرمہ نذیر فاطمہ صاحبہ**

**اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب (نارووال)**

5/نومبر 2018 کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1989 میں خواب کی بناء پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت مہمان نواز، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ اپنی زرعی اراضی میں سے دو کنال رقبہ گرلز ہائی اسکول کیلئے پیش کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم نصر اللہ صاحب بطور نائب امیر ضلع نارووال، جبکہ یو.کے میں مقیم دو بیٹوں میں سے مکرم عصمت اللہ صاحب مرکزی خدام سیکشن میں اور مکرم بشارت اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ حلقہ مسجد فضل کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

**(5) مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ**

**(اہلیہ مکرم مظفر حسین صاحب، ربوہ)**

14/دسمبر 2018 کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترمہ فاطمہ صاحبہ کی پڑنواسی تھیں جو کہ قادیان میں مائی جٹی کے نام سے معروف تھیں اور لودھی ننگل (گورداسپور) کی رہنے والی تھیں اور حضرت اماں جان کے گھر میں کام کیا کرتی تھیں۔ (رپورٹ شعبہ تاریخ احمدیت) مرحومہ پنجگانہ نمازوں اور تہجد کی بڑی پابند تھیں اور چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ پہل کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(6) عزیزہ مطیبہ خالد بنت مکرم محمد خالد احمد صاحب**

**(دار النصر شرقی حلقہ محمود، ربوہ)**

9/اکتوبر 2018 کو چار سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزہ تحریک وقف نو میں شامل تھی۔ بہت خوبیوں کی مالک، بڑی صابر اور حوصلہ مند بچی تھی۔ اکثر سانس کی تکلیف رہتی مگر اس نے نہ تو کبھی خود کوئی آنسو نکالا اور نہ ہی کبھی تنگ کیا۔ جب اذان کی آواز آتی تو خود بھی چپ ہو جاتی اور دوسروں کو بھی چپ کرواتی تھی۔ اکثر وقت نظمیں پڑھتی رہتی تھی۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ جہاں بھی حضور کی تصویر دیکھتی اسے بوسہ دیا کرتی تھی۔

**(7) عزیزم زکی احمد ابن مکرم فاتح الدین خان صاحب**

**(فرینکفرٹ، جرمنی)**

4/دسمبر 2018 کو چھ سال کی عمر میں وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم تحریک وقف نو میں شامل تھا۔ بہت پیارا، ہونہار اور فرمانبردار بچہ تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے
(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

سٹڈی ابراڈ

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

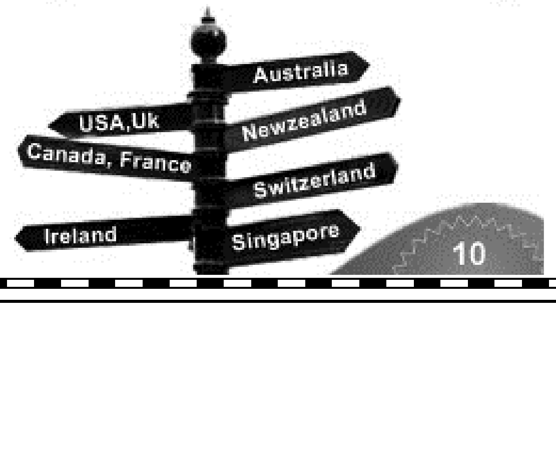


Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

**Zaid Auto Repair**
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
*a desired destination*
*for royal weddings & celebrations.*
# 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اطہرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
*Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments*

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
( Godrej Agrovet Ltd )
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

# MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

# JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

**Love For All, Hatred For None**

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
**All kinds of Readymade Garments**
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

**Prop : HAMEED AHMAD GHOURI**
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

**Prop. Tanveer Akhtar** **8010090714, 8447373088**

FANZY COLLECTIONS

**Exclusive Place for Coats, Pants**
**Indo-Wester, Jeans & Sherwani**

**A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station**
**Atta Market, Sector-27, Noida - 201301**

*SUIT SPECIALIST*
*Proprietor*
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

# UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

**J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers**

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
**E-mail: jk_jewellers@yahoo.com**
**Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery**

# ملکی رپورٹیں

## جماعت احمدیہ رائچور میں یوم تبلیغ کا انعقاد

مورخہ 18/نومبر 2018 کو ضلع رائچور (صوبہ کرناٹک) کی جماعتوں میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ مقامی معلمین کرام نے داعین الی اللہ کے ساتھ دیہاتوں میں تبلیغ کی اور احمدیت کا محبت بھرا پیغام پہنچایا گیا۔ نیز جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ بعد تبلیغ تمام جماعتوں میں جلسہ یوم تبلیغ کا انعقاد ہوا۔ مورخہ 28 نومبر کو مکرم جلال پاشا صاحب امیر ضلع رائچور کی قیادت میں سندھنور کے پولیس کے اعلیٰ افسران سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کا تعارف کرایا گیا اور لیٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(شیخ بشارت احمد، مبلغ انچارج رائچور)

## آسام کے جورہاٹ بک فیئر میں احمدیہ مسلم جماعت کا بک اسٹال

مورخہ 5 تا 16/دسمبر 2018 صوبہ آسام کے جورہاٹ شہر میں جو گوہاٹی سے 360 کلومیٹر کی دوری پر واقع ایک بڑا شہر ہے، ایک بک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں احمدیہ مسلم جماعت کو بھی پہلی مرتبہ بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ تقریباً چھ ہزار افراد نے ہمارے بک اسٹال کا وزٹ کیا۔ آٹھ ہزار افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا اور تین سو سے زائد افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ جورہاٹ شہر کی کئی نامی ہستیاں ہمارے بک اسٹال پر تشریف لائیں۔ دوران بک فیئر ایک مسلم دوست تشریف لائے اور انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ورلڈ کرائسز اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس تحفتاً دی گئی انہیں یہ کتاب اتنی پسند آئی کہ انہوں نے اس کا آسامی ترجمہ کرنے کا وعدہ کیا۔ دوران بک فیئر جماعتی بک اسٹال کی مخالفت بھی ہوئی اور اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اخبارات اور ٹی وی چینلز پر اس کی خبریں نشر ہوئیں اور یہ بک اسٹال زیادہ توجہ کا مرکز بنا۔

## صوبہ آسام کے ناجیرا شہر کے بک فیئر میں احمدیہ مسلم جماعت کا بک اسٹال

آسام کے ضلع شِو ساگر کے شہر ناجیرا میں مورخہ 17 تا 27/جنوری 2019 ایک بک فیئر کا انعقاد کیا گیا جس میں احمدیہ مسلم جماعت کو بھی پہلی مرتبہ اپنا بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ کثیر تعداد میں جماعتی کتب اور لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ چار ہزار افراد نے ہمارے بک اسٹال کا وزٹ کیا اور چھ ہزار افراد تک اس بک اسٹال کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بک اسٹال پر بہت سی سیاسی اور سماجی شخصیات بھی تشریف لائیں جن سے تبلیغی گفتگو بھی ہوئی اور انہیں جماعت کا لیٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(ظہور الحق، مبلغ سلسلہ گوہاٹی)

## سہادری اُتسو (شموگہ) میں احمدیہ مسلم جماعت کا بک اسٹال

مورخہ 24 تا 27 جنوری 2019 شموگہ (کرناٹک) کے شہر سہادری میں ریاستی کلچرل فیسٹول کے بک فیئر میں احمدیہ مسلم جماعت کا بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ بک اسٹال کو بہت خوبصورت ڈھنگ سے سجایا گیا تھا جو دور سے ہی لوگوں کی توجہ کا مرکز تھا۔ خدام اور انصار نے باری باری اس بک اسٹال میں ڈیوٹیاں دیں۔ بک اسٹال میں اردو، انگریزی اور کنٹر زبان میں لیٹریچر رکھا گیا تھا۔ نیز کئی ہندوستانی اور غیر ملکی زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی نمائش بھی کی گئی تھی جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ کثیر تعداد میں زائرین کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ دوسرے دن مقامی اخبارات میں بک اسٹال کے متعلق خبریں شائع ہوئیں۔ ایم ٹی اے ورلڈ نیوز میں بھی ہماری تبلیغی مہم کو دکھایا گیا۔

(سید عبداللہ، زعیم انصار اللہ شموگہ)

## واقفین و واقفات نو جنوبی کرناٹک کے پانچویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مورخہ 26۔27 جنوری 2019 کو واقفین نو و واقفات نو جنوبی کرناٹک کو اپنا پانچواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں بنگلور کے علاوہ منگلور، شموگہ، مڈکیری، سورب، ساگر اور جکور کے واقفین و واقفات نو نے شرکت کی۔ مورخہ 26 جنوری کو دوپہر تین بجے مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم شمیم احمد غوری صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر تحسین صاحب وقف نو بنگلور نے کی اور مکرم مولوی حافظ رفیق الزمان صاحب مربی سلسلہ مڈکیری نے اس کا کنڑا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم فیصل احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے اجتماع کے مقاصد کے متعلق مختصر تقریر کی۔ بعدہ مکرم شمیم احمد غوری صاحب انچارج وقف نو بھارت نے ''وقف نو کی اہمیت و غرض و غایت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ شموگہ کی واقفات نو بچیوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر تحسین احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید بشیر الدین صاحب نے واقفین و واقفات نو کا میڈیکل چیک اپ کیا۔ شام چھ بجے مکرم خلیل احمد صاحب امیر جماعت ضلع شموگہ کی زیر صدارت ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم سید مالوف وقفِ نو شموگہ نے کی۔ نظم عزیزم سلیم احمد وقفِ نو سورب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی طارق ادریس صاحب مربی سلسلہ شموگہ، مکرم مولوی حافظ رفیق الزماں صاحب مربی سلسلہ مڈکیری اور مکرم مولوی جمیل احمد صاحب مربی سلسلہ جکور نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس دوران سورب اور جکور کے بچوں نے ترانے بھی پیش کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ خصوصی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ دوسرے دن کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ درس کے بعد واقفین و واقفات نو بچوں نے لال باغ کی سیر کی۔ بعدہ صبح دس بجے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ شام چھ بجے مکرم مولوی شمیم احمد غوری صاحب کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی حافظ رفیق الزماں صاحب نے کی۔ نظم عزیزم سلیم احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی میر عبدالحمید شاہد صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے تقریر کی۔ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(سید شارق مجید، سیکرٹری اجتماع کمیٹی وقفِ نو جنوبی کرناٹک)

## احمد آباد گجرات میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 26/جنوری 2019 کو بعد نماز مغرب مکرم سید نعیم احمد صاحب صدر جماعت احمد آباد (صوبہ گجرات) کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جاوید احمد ماگرے صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم ہارون خان صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ سید نعیم احمد صاحب نے ''بیعت کی اغراض و مقاصد اور پہلی شرط بیعت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم ہارون خان صاحب نے مکرم عابد خان صاحب کی ڈائری سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کیے۔ آخر پر خاکسار نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 29 نومبر 2013 کے خطبہ سے اصلاح اعمال کے متعلق بعض امور بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج احمد آباد)

## جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی سرگرمیاں

مورخہ 28/جنوری 2019 کو بعض معزز شخصیات کو مکرم تنویر احمد صاحب اور مکرم شیخ شکیل احمد صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا۔ اسی طرح دوران ماہ جنوری بعض غیر از جماعت احباب تحقیق کے لیے تشریف لائے جن کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ مورخہ 3/فروری 2019 کو بعد نماز فجر تبلیغ کی اہمیت کے موضوع پر درس دیا گیا۔ بعدہ خدام نے جماعتی لیٹریچر لے کر ایک تبلیغی دورہ کیا جس میں شہر کے مختلف مقامات پر لیٹریچر تقسیم کیا گیا۔ نیز پانچ پولیس اسٹیشنز کے عملے کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی کتب کا تحفہ دیا گیا۔

## عثمانیہ ہسپتال حیدرآباد کے مریضوں میں پھلوں کی تقسیم

مورخہ 4/فروری 2019 کو کینسر ڈے کے موقع پر عثمانیہ ہسپتال کے 320 مریضوں میں پھل تقسیم کیے گئے۔ نیز ہسپتال کے عملے کو خاکسار، مکرم تنویر احمد صاحب نائب امیر حیدرآباد، مکرم کلیم احمد صاحب، مکرم شعیب احمد صاحب، مکرم محمد مبشر احمد صاحب، مکرم شیخ نور احمد میاں صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا اور جماعتی کتب کا تحفہ دیا۔ بعض اخباری نمائندگان نے خاکسار اور مکرم شیخ نور احمد میاں صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔ اخبار روزنامہ ساکشی میں اس پروگرام کی خبریں نشر ہوئیں۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

---

## ولادت

مکرم شیخ مصطفیٰ صاحب معلم سلسلہ جماعت احمدیہ کنڈور ضلع ورنگل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12/جنوری 2019 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام شیخ شفیع احمد تجویز فرمایا ہے۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک صالح و خادم دین بننے کے لیے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(جاوید احمد انسپکٹر اخبار ہفت روزہ بدر)

**حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم**

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

**حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم**

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 4 - April - 2019 Issue. 14

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

**ANNUAL SUBSCRIPTION** : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

## اس بات کو ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ اگر فاصلے زیادہ ہیں، سواری نہیں ہے، وقت نہیں ہوتا تو احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے گھروں میں نماز سینٹر بنائیں اور ہمسائے اکٹھے ہوکر وہاں باجماعت نماز پڑھا کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 / مارچ 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سے پہلا ذکر ہے حضرت طلیب بن عمیر کا۔ ان کی کنیت ابوعدی تھی۔ ان کی والدہ کا نام عروہ تھا جو عبدالمطلب کی بیٹی تھی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھی۔ آپ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ قبول اسلام کے بعد آپ اپنی والدہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے اور اللہ رب العالمین پر ایمان لے آیا ہوں۔ اس پر آپ کی والدہ کہنے لگی کہ تمہاری مدد اور تعاون کے زیادہ حق دار تمہارے ماموں کے بیٹے ہی ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر کہنے لگیں کہ خدا کی قسم! اگر ہم عورتوں میں بھی مردوں جیسی طاقت ہوتی تو ہم بھی ان کی پیروی ضرور کرتیں اور ان کی حمایت اور دفاع کرتیں۔ حضرت طلیب نے کہا کہ پھر آپ اسلام قبول کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیوں نہیں کرلیتیں، آپ کے بھائی حمزہ بھی تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی بہنوں کا رویہ دیکھ لوں پھر میں ان میں شامل ہو جاؤں گی۔ اس پر حضرت طلیب نے کہا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے کہتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور انہیں سلام کہیں اور ان کی تصدیق کریں اور گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر آپ کی والدہ کہنے لگیں کہ میں بھی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنی زبان کے ساتھ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتی تھیں اور اپنے بیٹے کو بھی آپ کی مدد اور اطاعت کا کہا کرتی تھیں۔

حضرت طلیب حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں میں شامل تھے لیکن جب حبشہ میں قریش کے مسلمان ہونے کی افواہ پہنچی تو آپ واپس مکہ تشریف لے آئے۔ مدینہ ہجرت کے بعد آپ نے حضرت عبداللہ بن سلمیٰ عجلانی کے ہاں قیام کیا۔ رسول اللہؐ نے حضرت طلیب اور حضرت منذر بن عمرو کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا۔ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی۔ جنگ اجنادین کے دوران 35 سال کی عمر میں آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سالم مولیٰ ابن ابی حذیفہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور والد کا نام معقل تھا۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ رسول اللہؐ نے حضرت سالم اور معاذ بن ماعص کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آپ نے حضرت عباد بن بشر کے گھر قیام کیا۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ جب اولین مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو انہوں نے قبا کے قریب عصبہ کے مقام پر قیام کیا۔ حضرت سالم ان کی امامت کروایا کرتے تھے کیونکہ وہ ان سب سے زیادہ قرآن کریم جانتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ علم و فضل میں بھی بعض آزاد شدہ غلاموں نے بہت بڑا رتبہ حاصل کیا۔ چنانچہ سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہ خاص الخاص علماء صحابہ میں سے سمجھے جاتے تھے اور آنحضرتؐ نے قرآن کریم کی تعلیم کے لئے جن چار صحابیوں کو مقرر فرمایا تھا ان میں سے ایک سالم بھی تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان چار صحابہ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ کو آنحضورؐ کے پاس آنے میں کچھ دیر ہوگئی۔ آنحضورؐ نے دیر سے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو کہنے لگیں کہ ایک قاری نہایت ہی خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اس کی تلاوت سننے لگ گئی تھی جس وجہ سے دیر ہوگئی۔ آنحضورؐ نے چادر اوڑھی اور باہر نکل کر دیکھا تو حضرت سالم تلاوت کر رہے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جس نے تم جیسے قاری کو میری امت میں سے بنایا۔

حضرت قتادۃ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن آنحضورؐ زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت سالم آپ کے زخم دھو رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑے غور سے سننے والی بات ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی جن کی نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں کی مانند ہوں گی لیکن جب انہیں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال ضائع کر دے گا اور انہیں آگ میں ڈال دے گا۔ اس پر حضرت سالم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہمیں ایسے لوگوں کی نشاندہی فرما دیں تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اپنے بارے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ان میں شامل نہ ہو جاؤں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے لوگ ہوں گے جو روزے رکھتے ہوں گے، نمازیں پڑھتے ہوں گے اور رات کو بہت تھوڑا سوتے بھی ہوں گے، نفل بھی پڑھتے ہوں گے لیکن جب کبھی ان کے سامنے حرام پیش کیا جائے گا وہ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یعنی دنیاوی لالچوں میں پڑ جائیں گے اور یہ نہیں دیکھیں گے کہ حرام کیا ہے حلال کیا ہے۔ اس وجہ سے اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ ایک مستقل سوچنے والا اور بڑا خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہمیشہ اپنا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہؐ کے ساتھ تھے۔ جنگ کی شدت کی وجہ سے کچھ لوگ گھبرا گئے تھے۔ میں اپنا ہتھیار لے کر نکلا تو میری نظر حضرت سالم پر پڑی۔ ان کے پاس بھی اپنے ہتھیار تھے۔ چہرہ پر وقار اور سکینت تھی کوئی گھبراہٹ نہیں تھی اور وہ پیش قدمی کر رہے تھے میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کی حالت میں نکلے اور فرمانے لگے کہ لوگو یہ کیسی گھبراہٹ اور کیسا خوف ہے؟ کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے کہ جیسی ہمت ان دونوں مؤمنوں نے دکھائی ہے تم بھی دکھاؤ۔

ابراہیم بن ہندلہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے روز حضرت سالم سے کہا گیا کہ آپ جھنڈے کی حفاظت کریں جبکہ بعض نے کہا کہ ہمیں آپ کی جان کا ڈر ہے اس لئے ہم آپ کے علاوہ کسی اور کے سپرد جھنڈا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت سالم نے کہا کہ مجھے تو قرآن کریم کا بڑا علم ہے اور اس کے باوجود اگر میں اس پر عمل کرنے والا نہیں تو پھر یہ بہت بری بات ہے۔ چنانچہ لڑائی کے دوران جب آپ کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو آپ نے اپنے بائیں ہاتھ میں جھنڈا تھامے رکھا اور جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گردن میں دبا لیا اور یہ پڑھنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک اللہ کے رسول ہیں۔ اور کتنے ہی نبی تھے جن کے ساتھ مل کر بہت سے ربانی لوگوں نے قتال کیا۔ جب حضرت سالم گر گئے تو ساتھیوں سے پوچھا کہ ابوحذیفہ کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں پھر ایک اور آدمی کا نام لے کر پوچھا کہ اس نے کیا کیا تو جواب ملا کہ وہ بھی شہید ہو گئے ہیں اس پر حضرت سالم نے کہا کہ مجھے ان دونوں کے درمیان میں لٹا دو۔ اور آپ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ جب حضرت سالم شہید ہوئے تو لوگ کہتے تھے کہ گویا قرآن کا ایک چوتھائی حصہ چلا گیا یعنی جن چار علما کا نام آنحضرتؐ نے لیا تھا کہ ان سے قرآن سیکھو ان میں سے ایک چلا گیا۔

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عتبان بن مالک۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سالم بن عوف سے تھا رسول اللہؐ نے آپ کی اور حضرت عمر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوہ بدر احد اور خندق میں شامل ہوئے۔ رسول اللہؐ کی حیات مبارکہ میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی آپ کی وفات حضرت معاویہ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عتبان بن مالک کی بینائی چلی گئی تو آپ نے نبی کریمؐ سے نماز باجماعت سے علیحدگی کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو حضرت عتبان نے کہا جی۔ اس پر رسول اللہؐ نے آپ کو اس کی اجازت نہیں دی۔ صحیح بخاری کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ بعد میں نبی کریمؐ نے حضرت عتبان کو اس شرط کے ساتھ گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کہ جہاں وہ نماز پڑھیں اس جگہ باجماعت نماز ادا ہو۔ آنحضورؐ نے حضرت عتبان کی درخواست پر ان کے گھر جا کر ایک جگہ نماز پڑھی اور اس جگہ کو نماز باجماعت کے لیے مخصوص کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں بھی اگر فاصلے زیادہ ہیں، سواری نہیں ہے، وقت نہیں ہوتا تو احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے گھروں میں نماز سینٹر بنائیں اور ہمسائے اکٹھے ہو کر وہاں باجماعت نماز پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض فوت شدگان کے بارے میں بتاؤں گا جن کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی۔ پہلے ہیں مکرم غلام مصطفی اعوان صاحب ربوہ کے۔ 16 / مارچ کو 78 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند تہجد گزار تقوی شعار ہمدرد خیر خواہ خلیق ملنسار سادہ طبیعت کے مالک تھے بڑے دعا گو تھے مہمان نواز تھے غریب پرور تھے صلہ رحمی کرنے والے تھے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے نیک مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ محمد نواز صاحب کاٹھگڑھی کا جن کی پندرہ مارچ کو وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو چھ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ ان کے بیٹے حافظ محمود صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارے والدین ساری زندگی خدمت سلسلہ کو ترجیح دیتے رہے اور ہمیں نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھنے اور نماز باجماعت کے پابند بنانے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اور نسلوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad